https://ataunnabi.blogspot.com/

اِعْلَامُ النَّاسِ بِحُکْمِ الصَّلَاۃِ مَکْشُوْفَ الرَّاسِ

معروف بہ

ننگے سر نماز پڑھنا کیسا؟

مُفتی رضاءُ الحق اشرفی

ناشر

اہل سنت ریسرچ سینٹر ممبئی ملحقہ السید محمود اشرف دار التحقیق والتصنیف

جامع اشرف درگاہ کچھوچھہ شریف ضلع امبیڈکر نگر یوپی

Click
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب: اعلام الناس بحکم الصلاۃ مکشوف الراس

معروف بہ: ننگے سر نماز پڑھنا کیسا؟

مصنف: مفتی رضاء الحق اشرفی مصباحی

تزئین کار: مولانا جابر حسین مصباحی استاذ جامع اشرف

کمپوزنگ: اظہار اشرف کمپیوٹر سینٹر جامع اشرف درگاہ کچھوچھہ شریف

سن اشاعت: جنوری 2017ء

تعداد صفحات: 48

قیمت: 40 روپے

ملنے کے پتے:

- السید محمود اشرف دار التحقیق والتصنیف جامع اشرف کچھوچھہ شریف، امبیڈکر نگر یوپی
- اہل سنت ریسرچ سینٹر جوگیشوری ممبئی، مہاراشٹر۔ 9987517752
- مکتبہ فیضان اشرف خانقاہ اشرفیہ حسنیہ سرکارکلاں جامع اشرف کچھوچھہ شریف یوپی
- الاشرف اکیڈمی دہلی۔ 9891105516
- الاشرف اکیڈمی، راج محل، صاحب گنج، جھارکھنڈ۔ 8869998234
- مدرسہ اشرفیہ غریب نواز نئی بستی راج محل صاحب گنج جھارکھنڈ۔ 7764078380
- مکتبہ الاشرف 736 نزد خانقاہ اشرفیہ خوش آمد پورہ مالیگاؤں مہاراشٹر 9890339588

Click
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

عرض ناشر

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اہل سنت ریسرچ سینٹر ممبئی (ARC) ملحقہ السید محمود اشرف دار التحقیق و التصنیف جامع اشرف کچھوچھہ مقدسہ کی جانب سے اس سے قبل متعدد کتب شائع ہو کر قارئین کرام سے سند قبولیت حاصل کر چکی ہیں۔ فرقہ وہابیہ ضالّہ (غیر مقلدین و اہل حدیث) کے رد میں ترک رفع یدین، نماز میں ناف کے نیچے ہاتھ باندھنا، فسق یزید، لقب امام اعظم، فرقہ مرجیہ اور وہابیہ، تشہد میں انگلی ہلانا؟ اور شہادت امام حسن کی اشاعت کے بعد زیر نظر رسالہ ننگے سر نماز پڑھنا کیسا؟ شائع کرنے کی سعادت حاصل ہو رہی ہے۔ بعض علماء اہل حدیث کے فتاویٰ اور تحریروں سے ماڈرن اہل حدیث نوجوانوں میں ننگے سر نماز پڑھنے کا رجحان عام ہوتا جا رہا ہے۔ لہٰذا ضرورت محسوس ہوئی کہ اس عنوان پر بھی ایک تحقیقی اور مدلل رسالہ شائع کر دیا جائے تا کہ اس غلط فہمی کا ازالہ کر دیا جائے کہ ننگے سر نماز پڑھنا بلا کراہت جائز ہے۔

الحمد للہ اس جامع رسالہ میں کتاب و سنت کی روشنی میں اور آثار صحابہ و تابعین اور بعض علماء اہل حدیث کے اقوال سے یہ ثابت کیا گیا ہے کہ بلا عذر ننگے سر نماز پڑھنا خلاف سنت ہے۔

بانی سینٹر حضور قائد ملت گل گلزار غوثیت محمود المشائخ مولانا ابو المختار سید شاہ محمد محمود اشرفی اشرفی جیلانی کی مضبوط سرپرستی میں سینٹر دور حاضر کے تقاضوں کے مطابق دین و سنیت کی خدمات انجام دے رہا ہے۔ لہٰذا اس کی ہمہ جہت ترقی کے لئے ہر ممکن تعاون پیش کرنا ہر سنی مسلمان کی دینی و ملی ذمہ داری ہے۔ فقط

اراکین اہل سنت ریسرچ سینٹر ممبئی۔

Click
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

دعائیہ کلمات

قائد ملت محمود المشائخ مولانا الحاج الشاہ ابوالمختار سید محمد محمود اشرف اشرفی جیلانی

سجادہ نشین آستانہ عالیہ اشرفیہ کچھوچھہ شریف

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ الحمد للہ الذی ھدانا الی طریق المعرفۃ والیقین والصلاۃ والسلام علی رسولہ محمد المختار احمد الاولین والآخرین الذی بعث فی الامیین لاظہار اشرف الدین محمودا ورحمۃ للعالمین وعلی آلہ الطیبین الطاہرین واصحابہ الھادین المھدیین الی یوم الدین۔

کامل مسلمان وہ ہے جو اپنے اقوال وافعال میں رسول اللہ ﷺ کی سنتوں کا عامل ہو۔ سچا مسلمان اپنی طبیعت پر شریعت کو ترجیح دیتا ہے۔ ہم مسلمانوں کو وہی پسند کرنا چاہیے جو اللہ کے رسول اور آپ کے صحابہ کو پسند تھا۔ احادیث وآثار صحابہ کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب کو ٹوپی یا عمامہ کے ساتھ نماز پڑھنا پسند تھا۔ کبھی آپ نے اور آپ کے اصحاب نے بلا عذر ننگے سر نماز نہیں پڑھی، تو ہم مسلمانوں کو بھی چاہیے کہ حضور علیہ الصلاۃ والسلام کے اس پسندیدہ طریقے کو اپنائیں۔

قرآن حکیم میں نماز کے وقت زینت اختیار کرنے کی ترغیب دی گئی ہے اور ننگے سر نماز پڑھنا خلاف زینت ہے، اسی بنا پر مذاہب اربعہ کے فقہا ومجتہدین نے اس کو مکروہ فرمایا ہے، لیکن آج کل فیشن پرست نوجوانوں میں ننگے سر نماز پڑھنے کا رجحان عام ہوتا جارہا ہے، اس لئے ایسے افراد کی اصلاح کی خاطر اہل سنت ریسرچ سینٹر کی

Click
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

جانب سے یہ مختصر جامع ومفید کتاب شائع کی جارہی ہے۔اس میں دلائل سے یہ ثابت کیا گیا ہے کہ بلا عذر سستی وکاہلی یا فیشن کے طور پر ننگے سر نماز پڑھنا مکروہ وخلاف سنت ہے۔اللہ تبارک وتعالی مولف کتاب،اہل سنت ریسرچ سینٹر کے جملہ کارکنان،علما محققین،اراکین ومعاونین کو دونوں جہان کی فلاح وکامیابی عطا فرمائے سینٹر کو ترقی کی شاہ راہ پہ گامزن فرمائے اوراس کی خدمات کو عام وتام فرمائے۔آمین بوسیلۃ رسولہ الامین

فقط دعا گوودعا جو

فقیر اشرفی وگدائے جیلانی ابوالمختار سید محمود اشرف اشرفی جیلانی

سجادہ نشین آستانہ عالیہ اشرفیہ کچھوچھہ شریف۔

۲۴ ربیع الآخر ۱۴۳۸ھ بمطابق ۲۳ جنوری ۲۰۱۷ء

Click
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

ننگے سر نماز پڑھنا خلاف سنت ہے

بلا عذر ننگے سر نماز پڑھنا خلاف سنت ہے۔کسی ایک حدیث سے ثابت نہیں کہ حضور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی ننگے سر خود نماز پڑھی ہو یا اپنے کسی صحابی کو پڑھنے کا حکم دیا ہو اور کوئی ایک روایت ایسی نہیں جس سے یہ ثابت ہو کہ کسی صحابی نے بلا عذر ننگے سر نماز پڑھی ہو۔

رسول اللہ ﷺ کا طریقہ یہ تھا کہ عام اوقات میں بھی آپ ننگے سر نہیں ہوتے تھے۔سر مبارک پہ یا تو عمامہ ہوتا یا ٹوپی ہوتی۔حالت احرام کے سوا عام حالات جس میں حالتِ نماز بھی داخل ہے، میں آپ ننگے سر نہیں رہتے تھے۔آپ کا ایک عمامہ تھا جسے عام طور پر پہنتے تھے،اس کا نام آپ نے "اَلسَّحاب" رکھا تھا۔عمامہ کے نیچے ٹوپی پہنتے تھے۔

ابن الاثیر الجزری لکھتے ہیں:

كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يسمى كل شيء له، فكان لرسول الله صلّى الله عليه وسلم عمامة تسمى: السّحاب. وكان يلبس تحت العمامة القلانس اللاطئة۔

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ اپنی ہر استعمالی چیز کا نام رکھتے تھے۔آپ کا ایک عمامہ تھا جس کو السحاب کہا جاتا تھا۔آپ عمامہ کے نیچے سر سے چپکی رہنے والی ٹوپیاں پہنتے تھے۔

[اسد الغابۃ ۱۔۷۳]

محدث علی القاری نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت کو ابن عساکر کے حوالے سے نقل کیا ہے:

Click
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حدیث(1) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - كَانَ يَلْبَسُ الْقَلَانِسَ تَحْتَ الْعَمَائِمِ وَبِغَيْرِ الْعَمَائِمِ، وَيَلْبَسُ الْعَمَائِمَ بِغَيْرِ قَلَانِسَ۔

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم عمامہ کے نیچے ٹوپیاں پہنتے تھے اور کبھی صرف ٹوپی پہنتے اور کبھی بغیر ٹوپی کے عمامہ پہنتے تھے۔

[مرقاۃ المفاتیح ۷۔ ۲۷۷۴]

ملا علی قاری نے اس کو ضعیف قرار دیا ہے، اور وہ حدیث جس میں یہ کہا گیا ہے کہ ہمارے اور مشرکین کے درمیان فرق یہ ہے کہ ہم ٹوپی پر عمامہ باندھتے ہیں اور مشرکین صرف عمامہ باندھتے ہیں اُس حدیث کی سند بھی اگرچہ ضعیف ہے لیکن اس کے باوجود علما نے یہ فرمایا ہے کہ بغیر ٹوپی کے صرف عمامہ باندھنا مشرکین کا طریقہ ہے اور صحیح حدیث میں مشرکین کی مخالفت کا حکم دیا گیا ہے، اس لئے بغیر ٹوپی کے صرف عمامہ باندھنا نہیں چاہئے، جیسا کہ ملا علی قاری نے مرقاۃ میں لکھا ہے۔

حدیث(2) امام ترمذی نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی یہ روایت ذکر کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سب سے اونچے درجے کے شہید کی رفعت و بلندی کا ذکر کرتے وقت اپنے سر کو اونچا اٹھاتے ہوئے فرمایا: قیامت کے دن لوگ اُس کو یوں سر اٹھا کر دیکھیں گے۔ یہ ارشاد فرماتے وقت آپ ﷺ کی ٹوپی یا روایت بیان کرتے وقت حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی ٹوپی گر گئی۔ [سنن الترمذی ۳۔ ۲۲۹]

اگر سر سے گرنے والی ٹوپی حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تھی تو اس حدیث سے ظاہر ہے کہ حضور عام حالات میں ننگے سر نہیں رہتے تھے اور اگر ٹوپی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی تھی تو اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ صحابہء کرام عام حالات میں ننگے سر نہیں رہتے تھے۔

Click
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حدیث(3) صحیح بخاری و مسلم میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ احرام باندھنے والے کا لباس کیا ہو؟ آپ نے جواب دیا:

لَا تَلْبَسُوا الْقُمُصَ، وَلَا الْعَمَائِمَ، وَلَا السَّرَاوِيلَاتِ، وَلَا الْبَرَانِسَ، وَلَا الْخِفَافَ[صحیح بخاری، ح:۵۸۰۶]

ترجمہ:تم[احرام میں]نہ قمیص پہنو نہ عمامہ، نہ پاجامہ، نہ ٹوپی، نہ خف۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ صحابہ کرام کا لباس عام حالات میں قمیص، پاجامہ، عمامہ اور ٹوپی ہوتی تھی۔حالت نماز بھی اس میں داخل ہے۔اگر بغیر ٹوپی کے نماز پڑھنا مسنون ہوتا تو خود آپ سے ننگے سر نماز پڑھنا اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو پڑھنے کا حکم دینا ثابت ہوتا اور جیسا کہ حالت احرام کو آپ نے عام حالات سے مستثنی فرمایا حالت نماز کو بھی مستثنی فرما دیتے۔جب حالت نماز کو مستثنی کرنا ثابت نہیں تو معلوم ہوا کہ ٹوپی یا عمامہ کے ساتھ نماز پڑھنا مطلوب و مسنون ہے۔

امام طبرانی نے فرمایا:

حدیث(4) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْحَضْرَمِيُّ، وَالْحُسَيْنُ بْنُ إِسْحَاقَ التُّسْتَرِيُّ قَالَا: ثنا يَحْيَى الْحِمَّانِيُّ، ح وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ الْمَكِّيُّ، ثنا عَمَّارُ بْنُ مَطَرٍ، ثنا شَرِيكٌ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ: "رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابَهُ فِي الشِّتَاءِ فَرَأَيْتُهُمْ فِي الْبَرَانِسِ وَالْأَكْسِيَةِ، وَأَيْدِيهِمْ فِيهَا يَرْفَعُونَهَا إِلَى نُحُورِهِمْ أَوْ قَالَ: إِلَى صُدُورِهِمْ

[المعجم الکبیر للطبرانی ۲۲۔۴۰]

Click
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ترجمہ: حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا: میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب کو دیکھا، جاڑے کے موسم میں وہ ٹوپیوں اور چادروں میں نماز پڑھتے تھے۔ ان کے ہاتھ چادروں کے اندر ہوتے اور انہیں سینے تک اٹھاتے تھے۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام ٹوپیاں پہن کر نماز ادا کرتے تھے۔

امام طبرانی نے فرمایا:

حدیث (5) حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سَيَّارٍ الْوَاسِطِيُّ، ثَنَا عمرُو بْنُ عَوْنٍ، ثَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ يُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ وَهْبٍ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ، قَالَ: خَصْلَتَانِ لَا أَسْأَلُ عَنْهُمَا أَحَدًا بَعْدَ أَنْ شَهِدْتُهُمَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْمَسْحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ, وَصَلَاةُ إِمَامٍ خَلْفَ بَعْضِ رَعِيَّتِهِ, كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللهِ فِي سَفَرٍ فَنَزَلْنَا مَنْزِلًا فَتَبَرَّزَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِبَعْضِ حَاجَتِهِ, فَلَمَّا قَضَى حَاجَتَهُ أَتَيْتُهُ بِمَاءٍ فَتَوَضَّأَ وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ ضَيِّقَةُ الْكُمَّيْنِ, فَأَخْرَجَ يَدَهُ مِنْ تَحْتِ الْجُبَّةِ وَمَسَحَ عَلَى نَاصِيَتِهِ, وَعَلَى عِمَامَتِهِ, وَعَلَى خُفَّيْهِ, ثُمَّ أَتَيْنَا الْقَوْمَ وَهُمْ يُصَلُّونَ وَقَدْ قَدَّمَ الْقَوْمُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ, فَأَدْرَكْنَا مَعَهُمْ رَكْعَةً, فَقَضَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّكْعَةَ الْأُخْرَى" [المعجم الکبیر ۲۰۔۴۲۶]

ترجمہ: حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا کہ میں دو خصلتوں کے بارے میں اب کسی اور سے نہیں پوچھوں گا، کیوں کہ میں نے انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں دیکھی ہیں۔ ایک خفین پر مسح کرنا اور دوسری امام کا اپنی رعیت کی اقتدا

Click
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

میں نماز پڑھنا۔

ایک سفر میں ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ایک جگہ ہم نے قیام کیا۔نبی کریم ﷺ اپنی حاجت کے لئے گیے، جب واپس آئے تو میں نے وضو کا پانی پیش کیا۔وضو کرتے وقت آپ جبہ مبارکہ کی آستین نہ چڑھا سکے، کیوں کہ آستین تنگ تھی ۔آپ نے جبہ کے اندر کی طرف سے ہاتھوں کو نکالا اور دھویا۔پیشانی کی مقدار سر کے اگلے حصے کا مسح کیا پھر عمامہ پر ہاتھ پھیرا اور خفین پر مسح کیا پھر ہم قافلہ کے پاس آئے۔لوگ عبدالرحمن بن عوف کو اپنا امام بنا کر نماز پڑھ رہے تھے۔ہم نے ان کے ساتھ ایک رکعت پائی۔رسول اللہ ﷺ نے اپنی دوسری رکعت بعد میں پوری کی۔

طبرانی کی ایک دوسری روایت میں یہ بھی ہے:

فَتَحَرَّكَ لِجِيئَةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَوْمَأَ بِيَدِهِ إِلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنِ اثْبُتْ ,فَصَلَّيْنَا مَا أَدْرَكْنَا ,وَقَضَيْنَا مَا فَاتَنَا۔

طبرانی کی ایک اور روایت میں یہ الفاظ ہیں:

"فَصَلَّيْنَا مَعَهُ الرَّكْعَةَ الَّتِي أَدْرَكْنَا وَقَضَيْنَا الرَّكْعَةَ الَّتِي سُبِقْنَا۔

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ کی آمد کی وجہ سے عبدالرحمن بن عوف پیچھے ہٹنے لگے تو آپ ﷺ نے اشارے سے حکم دیا کہ اپنی جگہ ٹھہرے رہو۔پھر جو رکعت ہم نے امام کے ساتھ پائی پڑھی اور جو چھوٹ گئی تھی اسے بعد میں پوری کی۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ رسول اللہ ﷺ وضو فرماتے وقت عمامہ پہنے ہوئے تھے وضو کرتے وقت آپ نے عمامہ سر سے نہیں اتارا جب کہ یہ وقت اس کے لئے مناسب تھا تو ظاہر یہی ہے کہ آپ نے نماز میں داخل ہوتے وقت بھی عمامہ کو نہیں اتارا اور عمامہ کے ساتھ نماز ادا فرمائی۔

Click
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حدیث(6) أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَرَّرٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي يَزِيدُ بْنُ الْأَصَمِّ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْجُدُ عَلَى كَوْرِ عِمَامَتِهِ قَالَ ابْنُ مُحَرَّرٍ: وَأَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ مُوسَى، عَنْ مَكْحُولٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ ذَلِكَ۔

ترجمہ: امام عبدالرزاق نے فرمایا کہ ہمیں خبر دی عبداللہ بن محرر نے، انہوں نے کہا مجھے خبر دی یزید بن اصم نے، انہوں نے حضرت ابو ہریرہ سے سنا، وہ فرماتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ عمامہ کے کونے پر سجدہ فرماتے تھے۔ ابن محرر نے کہا: مجھے سلیمان بن موسی نے خبر دی مکحول کے حوالے سے، انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح۔

[مصنف عبدالرزاق ۱۔۴۰۰]

صالح بن حَیوان تابعی کی مرسل روایت ہے:

حدیث(7) عن صَالِحِ بْنِ حَيَوَانَ السَّبَائِيِّ، حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلًا يُصَلِّي يَسْجُدُ بِجَبِينِهِ وَقَدِ اعْتَمَّ عَلَى جَبْهَتِهِ فَحَسَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ جَبْهَتِهِ۔

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو دیکھا جو نماز پڑھ رہا تھا۔ اس نے پیشانی تک عمامہ باندھ رکھا تھا اور اسی پہ سجدہ کر رہا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کی پیشانی سے عمامہ کو ہٹا دیا۔ [السنن الکبری للبیھقی ۲۔۱۵۱]

اگر چہ یہ روایت مرسل ہے، لیکن جمہور ائمہ کے نزدیک مقبول ہے۔ بیہقی نے فرمایا:

هذا المرسل شاهد لمرسلِ صالحٍ۔ یہ مرسل روایت مقبول مرسل روایت کی شاہد ہے۔

وہ شخص عمامہ باندھ کر نماز ادا کر رہا تھا، اُسے آں حضرت ﷺ نے عمامہ باندھنے سے

Click
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

منع نہیں فرمایا، صرف یہ کیا کہ پیشانی سے عمامہ کو ہٹا دیا تا کہ سجدہ بطریق احسن پیشانی پہ ہو۔اس سے پتہ چلا کہ عمامہ کے ساتھ نماز ادا کرنا صحابہ کا طریقہ تھا اور حضور کو یہ پسند تھا ورنہ عمامہ اتار کر خالی سر نماز پڑھنے کا حکم دیتے۔

السنن الکبری للبیہقی میں ہے:

حدیث(8) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ قِطْرِيَّةٌ فَأَدْخَلَ يَدَيْهِ مِنْ تَحْتِ الْعِمَامَةِ فَمَسَحَ مُقَدَّمَ رَأْسِهِ وَلَمْ يَنْقُضِ الْعِمَامَةَ. أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ فِي كِتَابِ السُّنَنِ۔

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو وضو کرتے ہوئے دیکھا آپ قطری عمامہ میں تھے۔آپ نے عمامہ کے اندر ہاتھ ڈال کر سر کے اگلے حصے کا مسح فرمایا اور عمامہ کو نہیں اتارا۔اس حدیث کی ابو داود نے سنن میں تخریج کی ہے [السنن الکبری ا۔۱۰۰]

اس سے ظاہر یہی ہے کہ وضو کے بعد نماز پڑھتے وقت آپ نے عمامہ کو نہیں اتارا کیوں کہ وضو کا وقت، عمامہ کو اتارنے کا ایک مناسب وقت تھا، جب وہاں نہیں اتارا تو ظاہر ہے کہ نماز کے وقت بھی نہیں اتارا ہوگا۔نماز میں اتارنے کی بات خلاف ظاہر ہے جس کے ثبوت پر دلیل چاہیے اور اس پر کوئی دلیل موجود نہیں۔ اس سے ثابت ہوا کہ حضور ﷺ عمامہ کے ساتھ نماز ادا فرماتے تھے، ننگے سر نہیں۔

Click
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

صحابہ و تابعین کرام ٹوپی، عمامہ کے ساتھ نماز پڑھتے تھے:

آثار صحابہ و تابعین

(1) امام عبدالرزاق نے فرمایا:

عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ ضِرَارٍ قَالَ: رَأَيْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ أَتَى الْخَلَاءَ، ثُمَّ خَرَجَ وَعَلَيْهِ قَلَنْسُوَةٌ بَيْضَاءُ مَزْرُورَةٌ فَمَسَحَ عَلَى الْقَلَنْسُوَةِ وَعَلَى جَوْرَبَيْنِ لَهُ مِرْعِزًّا أَسْوَدَيْنِ ثُمَّ صَلَّى قَالَ الثَّوْرِيُّ: وَ الْقَلَنْسُوَةُ بِمَنْزِلَةِ الْعِمَامَةِ۔ [مصنف عبدالرزاق ا۔۱۹۰]

ترجمہ: عبداللہ بن ضرار نے کہا کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو دیکھا، بیت الخلا سے آئے۔ وہ سفید، گھنڈی لگی ہوئی ٹوپی پہنے ہوئے تھے۔ انہوں نے ٹوپی پر ہاتھ پھیرا [سر پر مسح کرنے کے بعد] اور روئیں دار سیاہ رنگ کے پائتابے [جو خف کی طرح تھے] پر مسح کیا پھر نماز ادا کی۔ سفیان ثوری نے کہا کہ ٹوپی عمامہ کی منزل میں ہے [ٹوپی کے ساتھ نماز پڑھنا بھی مسنون ہے]

(2) ابن المنذر نے بیان کیا:

حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَمَّارٍ، ثنا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، أنا عَاصِمٌ، قَالَ: رَأَيْتُ أَنَسًا تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى عِمَامَتِهِ وَخُفَّيْهِ، وَصَلَّى بِنَا صَلَاةَ الْفَرِيضَةِ۔

ترجمہ: ہم سے حدیث بیان کی اسماعیل بن عمار نے، انہوں نے کہا ہم سے حدیث بیان کی یزید بن ہارون نے، انہوں نے کہا ہمیں خبر دی عاصم نے، انہوں نے کہا: میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو دیکھا، آپ نے وضو کیا اور اپنے عمامہ اور خفین پہ مسح کیا پھر ہمیں فرض نماز پڑھائی۔ [الاوسط فی السنن والاجماع والاختلاف ا۔۴۶۸]

Click
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

امام عبد الرزاق فرماتے ہیں:

(3) عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَاصِمٍ قَالَ: رَأَيْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ بَالَ، ثُمَّ قَامَ فَتَوَضَّأَ فَمَسَحَ عَلَى خُفَّيْهِ وَعَلَى عِمَامَتِهِ، ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى صَلَاةً مَكْتُوبَةً۔

ترجمہ: ثوری سے مروی ہے، عاصم کے حوالے سے۔انہوں نے کہا: میں نے انس بن مالک کو دیکھا، انہوں نے استنجا کیا پھر کھڑے ہوئے۔وضو کیا تو اپنے عمامہ پر مسح کیا پھر اٹھے اور فرض نماز پڑھی۔[مصنف عبد الرزاق ا۔۱۸۹]

(4) حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بوقت ضرورت ایک کپڑے میں نماز پڑھنے کا طریقہ عملی طور پر بتایا کہ اگر کسی کے پاس صرف ایک ہی چادر ہو تو اس سے نماز پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ چادر کو گدی کی طرف سے باندھ لے۔اس سے اشارہ ملتا ہے کہ صرف ایک چادر میسر ہو تو بھی نماز ادا کرنے کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ سر پہ بھی چادر کا ایک حصہ ہو۔ چنانچہ صحیح بخاری میں ہے:

صلی جابر فی ازار قد عقدہ من قبل قفاہ۔

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے ایک ازار میں نماز پڑھی جسے انہوں نے اپنی گدی کی طرف سے (سر پہ) باندھ لیا تھا۔(صحیح بخاری حدیث 352)

فائدہ:

حدیث 3 میں عمامہ پر مسح تبعا تھا۔رسول اکرم نے ﷺ پہلے چوتھائی سر کا مسح فرمایا پھر عمامہ پر ہاتھوں کو پھیر لیا۔ جیسا کہ مصنف عبد الرزاق کی اس روایت میں اس کی وضاحت موجود ہے:

☆ عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ قَتَادَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَمْسَحُ

Click
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

عَلَى عِمَامَتِهِ قَالَ: يَضَعُ يَدَهُ عَلَى نَاصِيَتِهِ، ثُمَّ يُمِرُّ بِيَدِهِ عَلَى الْعِمَامَةِ۔

ترجمہ: امام عبد الرزاق نے حماد سے، انہوں نے قتادہ سے روایت کی کہ نبی ﷺ اپنے عمامہ پر مسح فرماتے، اس کا معنی یہ ہے کہ آپ ﷺ اپنے ہاتھ کو سر کے پیشانی والے حصے [اگلے حصہ] پر رکھ کر مسح کرتے پھر عمامہ پر ہاتھ پھیر لیتے تھے۔ [ایضا]

اِس روایت میں مزید اس کی وضاحت موجود ہے:

☆ عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّهُ كَانَ يَنْزِعُ الْعِمَامَةَ، ثُمَّ يَمْسَحُ بِرَأْسِهِ۔

ترجمہ: ہشام بن عروہ اپنے والد حضرت عروہ سے روایت بیان کرتے ہیں کہ وہ [وضو کرتے وقت] عمامہ کو اتار لیتے تھے پھر سر کا مسح کرتے تھے۔ [ایضا]

امام بیہقی نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کی یہ روایت ذکر کی ہے:

☆ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ إِذَا مَسَحَ رَأْسَهُ رَفَعَ الْقَلَنْسُوَةَ، وَمَسَحَ مُقَدَّمَ رَأْسِهِ۔

ترجمہ: نافع نے ابن عمر سے روایت کی ہے کہ وہ جب اپنے سر کا مسح کرتے تھے تو ٹوپی کو اٹھا لیتے اور سر کے اگلے حصے پر مسح کرتے تھے۔ [السنن الکبری ۱۔۱۰۱]

اس روایت کو دار قطنی نے اپنی سنن میں بھی ذکر کیا ہے۔

امام بغوی لکھتے ہیں:

☆ وَلَمْ يُجَوِّزْ أَكْثَرُ أَهْلِ الْعِلْمِ الْمَسْحَ عَلَى الْعِمَامَةِ بدلا من مسح الرأس۔

ترجمہ: اکثر اہل علم نے سر کے بدلے صرف عمامہ پر مسح کو جائز نہیں کہا۔

[تفسیر البغوی ۲۔۲۲]

امام فخر الدین رازی نے فرمایا:

Click
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

لَا يَجُوزُ الِاكْتِفَاءُ بِالْمَسْحِ عَلَى الْعِمَامَةِ۔لَنَا أَنَّ الْآيَةَ دَالَّةٌ عَلَى أَنَّهُ يَجِبُ الْمَسْحُ عَلَى الرَّأْسِ۔

ترجمہ: عمامہ پر مسح کو کافی سمجھنا جائز نہیں۔ ہماری دلیل یہ ہے کہ آیت کریمہ سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ سر پر مسح کرنا واجب ہے۔[تفسیر الرازی ۱۱۔۳۰۵]

(5) امام بیہقی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ سے روایت کی:

كَانَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ " يَسْجُدُونَ وَأَيْدِيهِمْ فِي ثِيَابِهِمْ، وَيَسْجُدُ الرَّجُلُ مِنْهُمْ عَلَى عِمَامَتِهِ۔

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب سجدہ کرتے تھے اس حال میں کہ ان کے ہاتھ ان کے کپڑوں میں ہوتے اور کوئی آدمی اپنے عمامے پر سجدہ کرتا۔

[السنن الکبری للبیہقی ۲۔۱۵۳]

اس روایت سے یہ ثابت ہوا کہ صحابہ کرام عموما عمامہ کے ساتھ نماز ادا فرماتے تھے اور ٹوپی کے ساتھ پڑھنا بھی ثابت ہے۔

(6) سنن ابی داود میں ہے:

حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ، قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ افْتَتَحَ الصَّلَاةَ رَفَعَ يَدَيْهِ حِيَالَ أُذُنَيْهِ قَالَ: ثُمَّ أَتَيْتُهُمْ فَرَأَيْتُهُمْ يَرْفَعُونَ أَيْدِيَهُمْ إِلَى صُدُورِهِمْ فِي افْتِتَاحِ الصَّلَاةِ وَعَلَيْهِمْ بَرَانِسُ وَأَكْسِيَةٌ

ترجمہ: حضرت ابو وائل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، انہوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا، آپ نے نماز کے شروع میں دونوں ہاتھوں کو کانوں تک اٹھایا۔ پھر میں

Click
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

صحابہ کرام کے پاس آیا تو انہیں دیکھا کہ نماز کے شروع میں سینے تک ہاتھ اٹھاتے اور ان کے سروں پہ ٹوپیاں ہوتیں اور بدن پر چادریں [سنن ابی داود ا۔ ۱۹۳]

یہ حدیث صحیح ہے۔اس کو وہابی غیر مقلد عالم شیخ البانی نے بھی حاشیہ ابو داود میں صحیح کہا ہے۔

(7) ابن ابی شیبہ فرماتے ہیں:

حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، قَالَ: أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ عُبَيْدٍ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، رَأَى رَجُلًا يُصَلِّي وَعَلَيْهِ قَلَنْسُوَةٌ بِطَانَتُهَا مِنْ جُلُودِ الثَّعَالِبِ، قَالَ: فَأَلْقَاهَا عَنْ رَأْسِهِ، وَقَالَ: مَا يُدْرِيكَ، لَعَلَّهُ لَيْسَ بِذَكِيٍّ۔ [مصنف ابن ابی شیبہ ۲۔ ۶۲]

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کو ایسی ٹوپی پہن کر نماز پڑھتے ہوئے دیکھا جس کا اندرونی حصہ لومڑی کے چمڑے کا بنا ہوا تھا۔آپ نے اس کو اتار دیا اور فرمایا: کیا معلوم، ہوسکتا ہے اس کی جلد ناپاک ہو

اس روایت سے اتنا تو ضرور ثابت ہوا کہ صحابہ کرام کے دور میں بھی لوگ ٹوپیوں کے ساتھ نماز پڑھا کرتے تھے۔

(8) امام بیہقی نے حضرت عمار رضی اللہ عنہ کی یہ روایت ذکر کی ہے:

مِلْحَانَ بْنَ ثَوْبَانَ يَقُولُ: " كَانَ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ عَلَيْنَا بِالْكُوفَةِ سَنَةً، وَكَانَ يَخْطُبُنَا كُلَّ جُمُعَةٍ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ"۔

ترجمہ: ملحان بن ثوبان کہتے ہیں کہ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کوفہ میں ایک سال ہمارے امیر رہے۔وہ ہر جمعہ کو سیاہ عمامہ پہن کر خطبہ دیتے تھے۔[السنن الکبری ۳۔ ۳۵۰]

Click
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اس روایت سے ظاہر ہے کہ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ جمعہ کی نماز عمامہ پہن کر پڑھایا کرتے تھے۔ کیوں کہ یہ احتمال کہ عمامہ کے ساتھ خطبہ دے کر نماز کے وقت عمامہ اتار دیتے تھے، ظاہر کے خلاف اور بے دلیل ہے۔

(9) عیاض بن عبداللہ القرشی کی مرسل روایت ہے:

رَأَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يَسْجُدُ عَلَى كَوْرِ الْعِمَامَةِ، فَأَوْمَأَ بِيَدِهِ أَنِ ارْفَعْ عِمَامَتَکَ، فَأَوْمَأَ إِلَى جَبْهَتِهِ۔

ترجمہ: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو عمامہ کے پیچ پر سجدہ کرتے ہوئے دیکھا تو اشارہ سے حکم دیا کہ عمامہ کو اوپر اٹھا کر پیشانی کو ظاہر کردو [اور پیشانی پہ سجدہ کرو][ایضا]

(10) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ عمامہ کے ساتھ نماز پڑھتے تھے۔ ابن ابی شیبہ نے اپنی سند کے ساتھ نقل فرمایا:

عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّهُ كَانَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ حَسَرَ الْعِمَامَةَ عَنْ جَبْهَتِهِ۔

ترجمہ: حضرت عبادہ بن صامت سے مروی ہے کہ وہ جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو عمامہ کو پیشانی سے ہٹا کر پیشانی کو ظاہر کر دیتے تھے [تاکہ پیشانی پر سجدہ ہو][مصنف ا۔ ۲۴۰]

(11) مصنف ابن ابی شیبہ ہی میں ہے:

عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ: إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ فَلْيَحْسِرِ الْعِمَامَةَ عَنْ جَبْهَتِهِ

ترجمہ: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب کوئی نماز پڑھے تو پیشانی سے عمامہ کو ہٹالے۔[ایضا]

(12) اسی میں ہے:

عَنْ نَافِعٍ، قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ، لَا يَسْجُدُ عَلَى كَوْرِ الْعِمَامَةِ

Click
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ عمامہ کے پیچ پر سجدہ نہیں کرتے تھے [ایضا]

محدث عبد الرزاق نے ابراہیم نخعی کی روایت نقل کی کہ لوگ [صحابہ وتابعین] مختلف قسم کی ٹوپیوں کے ساتھ نماز پڑھا کرتے تھے۔ فرماتے ہیں:

(13) عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: كَانُوا يُصَلُّونَ فِي مَسَاتِقِهِمْ، وَبَرَانِسِهِمْ، وَطَيَالِسِهِمْ مَا يُخْرِجُونَ أَيْدِيَهُمْ مِنْهَا۔

ترجمہ: ابراہیم نخعی نے کہا کہ لوگ مساتیق [مخصوص شامی جبوں] اور برانس اور طیالس [مخصوص ٹوپیوں] میں نماز ادا کرتے تھے۔ [سردی کے سبب] جبوں سے ہاتھ نہیں نکالتے تھے۔ [مصنف عبد الرزاق ا۔۴۰۱]

محدث ابو نعیم نے ہشام کی روایت ذکر کی ہے۔ ہشام نے کہا:

(14) صَلَّيْتُ إِلَى جَنْبِ مَنْصُورِ بْنِ زَاذَانَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِي مَسْجِدِ وَاسِطَ، فَخَتَمَ الْقُرْآنَ مَرَّتَيْنِ وَالثَّالِثَةَ إِلَى الطَّوَاسِينِ وَكَانَ عَلَيْهِ عِمَامَةٌ كَوَّرَهَا اثْنَيْ عَشَرَ ذِرَاعًا فَبَلَّهَا بِدُمُوعِهِ وَوَضَعَهَا قُدَّامَهُ۔

ترجمہ: میں نے منصور بن زاذان [تابعی] کے پہلو میں جمعہ کے دن واسط کی جامع مسجد میں نماز پڑھی۔ انہوں نے دو ختم قرآن پڑھا اور تیسری بار طواسین {طسم} تک۔ [حلیۃ الاولیا میں الی النحل ہے ۱۲م] وہ بارہ گز کا عمامہ پہنے ہوئے تھے۔ آنسو پونچھتے پونچھتے ان کا عمامہ تر ہو گیا۔ پھر انہوں نے اس کو اپنے سامنے رکھ دیا [حلیۃ الاولیا ۳۔۵۷]

اس روایت کو علامہ ذہبی نے بھی سیر اعلام النبلا میں ذکر کیا ہے۔

مصنف ابن ابی شیبہ میں ہے:

(15) عَنِ الْحَسَنِ، أَنَّهُ كَانَ يَسْجُدُ عَلَى كَوْرِ الْعِمَامَةِ۔

Click
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ترجمہ: حضرت حسن بصری سے منقول ہے کہ وہ عمامہ کے پیچ پر سجدہ کرتے تھے۔

[مصنف ا۔۲۳۹]

مکحول تابعی جو مسلم، ابوداود، نسائی، ابن ماجہ کے راوی ہیں، وہ بھی عمامہ کے پیچ پر سجدہ کرتے تھے

(16) مصنف ابن شیبہ ہی میں ہے:

عَنْ مَكْحُولٍ، " أَنَّهُ كَانَ يَسْجُدُ عَلَى كَوْرِ الْعِمَامَةِ، فَقُلْتُ لَهُ، فَقَالَ: إِنِّي أَخَافُ عَلَى بَصَرِي مِنْ بَرْدِ الْحَصَى۔

ترجمہ: مکحول سے منقول ہے کہ وہ عمامہ کے پیچ پر سجدہ کرتے تھے۔ محمد بن راشد کہتے ہیں کہ میں نے ان سے پوچھا ایسا کیوں کرتے ہیں تو انہوں نے جواب دیا: میں کنکریوں کی ٹھنڈک سے اپنی آنکھ کو نقصان پہنچنے کا خوف محسوس کرتا ہوں۔ [ایضا]

(17) امام بخاری نے تعلیقا یہ روایت نقل کی:

وَقَالَ الحَسَنُ: كَانَ القَوْمُ يَسْجُدُونَ عَلَى العِمَامَةِ وَالقَلَنْسُوَةِ

ترجمہ: حضرت حسن بصری نے فرمایا کہ لوگ [صحابہ] عمامہ اور ٹوپی پہ (عمامہ وٹوپی پہنے ہوئے) سجدہ کرتے تھے۔ [صحیح البخاری ا۔۸۶]

(18) ابراہیم نخعی تابعی یہ پسند کرتے تھے کہ نمازی عمامہ کو پیشانی سے ہٹالے۔ چناں چہ مصنف ابن ابی شیبہ میں ہے:

عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ كَانَ يُحِبُّ لِلْمُعْتَمِّ أَنْ يُنَحِّيَ كَوْرَ الْعِمَامَةِ مِنْ جَبْهَتِهِ

ترجمہ: ابراہیم نخعی سے مروی ہے وہ عمامہ والے کے لئے یہ پسند کرتے تھے کہ عمامہ کے پیچ کو پیشانی سے ہٹالے۔ [مصنف ا۔۲۴۰]

Click
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

(19) حضرت محمد ابن سیرین تابعی عمامہ کے پیچ پر سجدہ کرنے کو ناپسند سمجھتے تھے۔ ابن ابی شیبہ فرماتے ہیں:

عَنِ ابْنِ سِيرِينَ أَنَّهُ كَرِهَ السُّجُودَ عَلَى كَوْرِ الْعِمَامَةِ

ترجمہ: ابن سیرین سے مروی ہے کہ انہوں نے عمامہ کے پیچ پر سجدہ کرنے کو ناپسند سمجھا۔[ایضا]

(20) حضرت عمر بن عبد العزیز نے ایک شخص کو[تنبیہ کرتے ہوئے] کہا: شاید تم ان لوگوں میں سے ہو جو عمامہ کے پیچ پر سجدہ کرتے ہیں۔[ایضا]

فائدہ:

اگر چہ عمامہ کے پیچ اور ٹوپی کے کنارے پر سجدہ کرنا جائز ہے لیکن بہتر یہ ہے کہ کھلی پیشانی پہ سجدہ کرے۔

مذکورہ روایتوں سے معلوم ہوا کہ صحابہ کرام اور تابعین عظام بھی کھلے سر نماز نہیں پڑھتے تھے۔

منکرین کا موقف:

اہل حدیث غیر مقلدین کے بعض علما گر چہ ننگے سر نماز پڑھنے کو ناپسندیدہ عمل قرار دیتے ہیں لیکن اس مسئلے میں بھی وہ احناف کو لعن طعن کا نشانہ بناتے ہیں اور ان پر یہ الزام رکھتے ہیں کہ وہ ٹوپی یا عمامہ کے ساتھ نماز پڑھنے کو فرض و واجب سمجھتے ہیں۔ احناف پر وہابیوں کی یہ جھوٹی تہمت ہے۔ فقہ حنفی کی تمام معتبر کتابوں میں ہے کہ سر ڈھانپ کر نماز پڑھنا مسنون و پسندیدہ ہے۔ اگر کوئی سستی و کاہلی سے کھلے سر نماز پڑھے تو یہ مکروہ ہے۔

چناں چہ فقہ حنفی کی معتبر کتاب المحیط البرھانی میں ہے:

Click
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

وتكره الصلاة حاسرا رأسه تكاسلا، ولا بأس إذا فعله تذللا وخشوعا بل هو حسن، هكذا حكي عن شيخ الإسلام أبي الحسن السغدي رحمه الله.

ترجمہ: کاہلی کی بنیاد پر کھلے سر نماز پڑھنا مکروہ ہے۔ اگر عاجزی وخشوع کے طور پر ایسا کیا تو کوئی حرج نہیں بلکہ اچھا ہے۔ اسی طرح شیخ الاسلام ابو الحسن السغدی سے منقول ہے۔[المحیط البرھانی ۱۔۳۷۷]

العنایہ شرح الھدایہ میں ہے:

ويستحب أن يصلي في ثلاثة أثواب إزار وقميص وعمامة۔

ترجمہ: تین کپڑوں تہبند، قمیص اور عمامہ میں نماز پڑھنا مستحب ہے۔[العنایہ ۲۔۴۴۷]

درر الحکام شرح غرر الاحکام میں ہے:

(وَصَلَاتُهُ حَاسِرًا رَأْسَهُ) لِلتَّكَاسُلِ وَعَدَمِ الْمُبَالَاةِ (لَا لِلتَّذَلُّلِ) حَتَّى لَوْ كَانَ لَهُ لَمْ يُكْرَهْ۔

ترجمہ: سستی اور لا پرواہی سے کھلے سر نماز پڑھنا مکروہ ہے۔ اگر انکساری کے لئے ہو تو مکروہ نہیں۔[باب المکروھات ۱۔۱۰۹]

حاصل کلام یہ ہے کہ احناف کے نزدیک نماز میں سر کو ڈھانپنا فرض یا واجب نہیں، لیکن وہابی اہل حدیث، احناف پر اس بات کی تہمت لگاتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ جب فرقہ ء اہل حدیث کے ماڈرن نوجوان اور ہٹ دھرم عوام ننگے سر نماز پڑھتے ہیں اور اہل سنت کے افراد انہیں اس سے باز رہنے کی بات کہتے ہیں تو وہ الٹے انہیں پر سوال ٹھونکتے ہیں کہ کیا نماز میں ٹوپی لگانا فرض یا واجب ہے؟ مسجد کے عام مقتدی ایسے کٹ حجتی کرنے والے وہابیوں کو اپنے اپنے انداز میں حسب حال سمجھاتے بجھاتے ہیں اور ان کی ہٹ دھرمی پر اپنی

Click
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ناراضگی کا اظہار کرتے ہیں۔ دراصل یہ ناراضگی ان کی کٹ حجتی اور ہٹ دھرمی کا نتیجہ ہے، کہ ننگے سر نماز پڑھنے کو گویا وہ سنت سمجھتے ہیں۔ اگر محض جائز ہونے کی وجہ سے وہ ننگے سر نماز پڑھنے کی ضد کرتے ہیں تو قمیص پہننا کہاں واجب یا فرض ہے؟ نماز میں ستر چھپانا فرض ہے۔ صرف ایک لنگی یا صرف پاجامہ میں بھی نماز پڑھنا جائز ہے، تو ایسے ماڈرن نمازیوں کو چاہئے کہ صرف ایک لنگی یا صرف پاجامہ پہن کر نماز پڑھا کریں۔ پاجامہ بھی کیا واجب ہے ، گھٹنوں تک کا ایک چڈا ہی پہن لیا کریں۔ بلکہ بعض کے نزدیک ران بھی چھپانا واجب نہیں تو ایک چڈی ہی پہ نماز ادا کرلیا کریں۔ تہذیبِ فرنگ کی خاموش تائید کا ہنر سیکھے کوئی وہابی مولویوں سے۔ ع

امید حور نے سب کچھ سکھا رکھا ہے واعظ کو

یہ حضرت دیکھنے میں سیدھے سادے بھولے بھالے ہیں

سنیوں کو ہدف ملامت بناتے ہوئے ایک وہابی عالم (ابو عدنان محمد منیر قمر نواب الدین) لکھتے ہیں:

ہمارے یہاں اس سلسلے میں بڑے تشدد سے کام لیا جاتا ہے۔ اگر کوئی ننگے سر نماز پڑھ لے تو اسے بڑی خشمگیں آنکھوں سے تاڑا جاتا ہے، جیسے کہ اس سے کوئی بہت ہی گھناونا جرم سرزد ہو گیا، اور اس شخص کو بڑا برا سمجھا جاتا ہے۔ جیسے کہ اس نے کوئی گناہ کبیرہ کا علانیہ ارتکاب کرلیا ہو۔ (ٹوپی و پگڑی سے یا ننگے سر نماز ص 7)

راقم عرض کرتا ہے کہ نماز میں سستی و کاہلی کی بنیاد پر بلکہ جان بوجھ کر اسے ایک معمولی مسنون طریقہ سمجھ کر ننگے سر نماز پڑھنا کیا برا عمل نہیں۔؟ جب وہابیوں کو خود اقرار ہے کہ سستی و کاہلی کی بنیاد پر ننگے سر نماز پڑھنا ناپسندیدہ عمل ہے تو کیا ناپسندیدہ عمل اچھا ہوتا

Click
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہے؟ پھر اس سے باز رہنے کی تلقین کرنے پر الٹے تلقین کرنے والوں سے الجھاو کرنا اور اصلاح قبول نہ کر کے ہٹ دھرمی پر اتر آنا جیسا کہ آج کل کے بعض اہل حدیث نوجوان ایسا کرتے ہیں، کیا یہ اور بھی برا نہیں۔ اگر ایسے فیشن پرست اور کٹر وادا اہل حدیث نوجوانوں کو ننگے سر نماز پڑھنے کی وجہ سے اہل سنت کے افراد خشمگیں آنکھوں سے دیکھتے ہیں تو کیا برا کرتے ہیں؟ اسے شدت پسندی کہنا جماعتی تعصب و بے جا طرف داری کے ساتھ ساتھ ننگے سر نماز پڑھنے والوں کو کھلی چھوٹ دینا اور ایک سنت سے بیزار کرنا ہے۔

اہل حدیث مولوی مزید لکھتے ہیں: بعض حضرات شدت احساس میں اس حد تک مبتلا ہو جاتے ہیں کہ پاس کوئی رومال یا ٹوپی نہ ہو اور مسجد سے بھی کسی چیز کے میسر نہ آنے پر قمیص کے بٹن کھول لیتے ہیں اور کالر اٹھا کر اسے گلے کی بجائے سر پر رکھ لیتے ہیں تا کہ سر ننگا نہ رہے۔[ایضا]

راقم کہتا ہے کہ وہابی مولوی کی یہ من گڑھت بات ہے۔ اہل سنت کے لوگ جب نماز کو آتے ہیں تو ٹوپی یا بعض افراد رومال وغیرہ سر پہ رکھنے کے لئے ساتھ لے آتے ہیں۔ جو لوگ نماز کے پابند ہوتے ہیں وہ اپنے پاس ٹوپی، رومال بھی رکھتے ہیں۔ اگر کبھی ایسا ہو گیا کہ ٹوپی یا رومال وغیرہ لانا کوئی شخص بھول گیا تو کسی دوسرے نمازی سے رومال مانگ لیتا ہے اور کچھ نہ ملنے کی صورت میں ننگے سر نماز پڑھ لیتا ہے۔ آج تک کوئی ایسا شخص نظر نہ آیا جس نے ٹوپی وغیرہ نہ ملنے کی صورت میں اپنی قمیص کا کالر اٹھا کر سر پہ رکھ لیا ہو اور یہ ممکن بھی نہیں کہ کرتا کا کالر اٹھا کر سر پہ رکھ لیا جائے اور اسے سر پہ رکھ کر نماز پڑھی جائے۔ وہابی مولوی نے جو کچھ لکھا ہے وہ لوگوں کو گمراہ کرنے کے لئے ہے۔ یہ ان کا ایک من گڑھت مفروضہ ہے، جس کا حقیقت سے کوئی تعلق نہیں۔ اور اگر مان بھی لیا جائے کہ کسی شخص نے

Click
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اپنی لاعلمی اور نادانی سے ایسا کیا ہی ہو تو کیا اس کے اس عمل کو دلیل بنا کر اہل سنت کو لعن طعن کرنا درست ہے اور یہ کہنا صحیح ہے کہ اہل سنت کے لوگ نماز میں سر ڈھانپنے کو واجب سمجھتے ہیں؟ کسی ایک جاہل آدمی کے عمل کو دیکھ کر اسے اہل سنت کے علما اور ذمہ دار افراد کا عمل قرار دینا کون سی دیانت داری ہے؟

بات دراصل یہ ہے کہ اہل حدیث جو کچھ کہتے ہیں وہ خصوصا احناف کے عناد و دشمنی میں کہتے ہیں۔ چناں چہ ایک اہل حدیث عالم نے اپنی ہی جماعت کے معتمد عالم شیخ ناصر الدین البانی پر اس لئے ناراضگی ظاہر کی ہے کہ ننگے سر نماز پڑھنے کی کراہت کے مسئلے میں ان کا وہی موقف ہے جو احناف کا ہے۔

دیکھئے شیخ ابو خالد السلمی ایک سوال کے جواب میں لکھتے ہیں:

أحببت أن أنقل هنا رأيا مخالفا - مع أني لا أؤيده - وهو رأي الإمام محدث الشام محمد ناصر الدين الألباني رحمه الله فإنه قال بكراهة كشف الرأس في الصلاة وحجته: - أنه ليس من الهيئة الحسنة في عرف السلف - أنه عادة أجنبية جلبها الكفار إلى بلاد المسلمين هذا وقد ضعف الألباني الحديث الذي رواه ابن عساكر عن ابن عباس أن النبي صلى الله عليه وسلم كان ربما نزع قلنسوته فجعلها سترة بين يديه، انظر تفصيل كلامه في تمام المنة صفحة 164،165

وكذلك أظن أن متأخري الأحناف يكرهون الصلاة حاسر الرأس بل عوامهم في الهند وباكستان ربما ضربوا رأس من صلى حاسرا أو ألبسوه شيئا في رأسه بعنف وهو يصلي، وقد لاحظت كما لاحظ غيري أن الشيخ الألباني رحمه الله بحكم تفقهه في الصغر على المذهب الحنفي فإنه لا يزال يميل في

Click
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مسائل كثيرة إلى قول الأحناف وقد حاول بعض إخواننا جمع حنفيات الشيخ الألباني، وإن شاء الله سوف أفتح موضوعا ليشارك فيه إخواننا في الملتقى بهذا العنوان لنحاول جمع ماتيسر من تلك المسائل۔ والسلام

ترجمہ: میرا ارادہ یہ ہے کہ یہاں پر اپنی رائے پیش کروں جو محدث شام امام محمد ناصر الدین البانی کی رائے سے مختلف ہے۔ ان کی رائے یہ ہے کہ نماز میں سر کو ننگا رکھنا مکروہ ہے۔ ان کی دلیل یہ ہے کہ یہ سلف کے نزدیک اچھی حالت نہیں۔ یہ اجنبی حالت کافروں سے اسلامی شہروں میں آئی ہے۔ البانی نے اس حدیث کو ضعیف کہا ہے، جسے ابن عساکر نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے کبھی کبھار اپنی ٹوپی کو اتار کر سامنے سترہ بنا لیا۔ آپ ان کی پوری بات تمام المنہ صفحہ ۱۶۴، ۱۶۵ میں دیکھیں۔ البانی کی طرح متاخرین احناف بھی کھلے سر نماز پڑھنے کو مکروہ کہتے ہیں۔ بلکہ پاک و ہند کے عوام اس آدمی کے سر پہ چپت لگاتے ہیں جو کھلے سر نماز پڑھتا ہے، اور بڑی ناپسندیدگی کے ساتھ اس کے سر پہ کوئی کپڑا رکھ دیتے ہیں۔ میں اور میرے علاوہ دوسرے افراد کا بھی ماننا ہے کہ شیخ البانی باوجود اس کے کہ انہیں مذہب حنفی میں تفقہ کم ہے، ان کا میلان ہمیشہ کثیر مسائل میں احناف کے اقوال کی طرف رہتا ہے۔ ہمارے بعض احباب نے حنفیات البانی کو یکجا کرنے کی کوشش کی ہے۔ ہم جلد ہی اپنی سائٹ میں ایک عنوان جاری کریں گے تاکہ حنفیات البانی کے موضوع پر تبادلہ خیال کے لئے لوگ اس میں حصہ لیں اور جہاں تک ہو سکے ان مسائل کو جمع کیا جائے۔

[ارشیف ملتقی اہل الحدیث ۹۴۔۶۵ بحوالہ المکتبۃ الشاملۃ]

قارئین کرام کو اندازہ ہو گیا ہو گا کہ متعصب اہل حدیث مولویوں کو احناف سے کتنا بغض

Click
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

وعناد ہے۔ یہ اہل حدیث مولوی اپنے محدث و امام پر صرف اس وجہ سے گرج رہے ہیں کہ انہوں نے ننگے سر نماز پڑھنے کے مسئلے میں احناف کی تائید کی ہے۔

ننگے سر نماز پڑھنے سے نماز فاسد نہیں ہوتی، اس کا یہ مطلب نہیں کہ لوگوں کو ننگے سر نماز پڑھنے کی ترغیب دی جائے۔ ہمارا، منکرین [اہل حدیث] سے اختلاف اس بات پر ہے کہ وہ ننگے سر نماز ادا کرنے کی نوجوانوں کو گویا ترغیب دیتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اہل حدیث کی مسجد میں ہر نماز میں کچھ لوگ ننگے سر نماز ادا کرتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ قیام حیدر آباد کے دوران راقم نے کئی مسجدوں میں خود اپنی آنکھوں سے اس کا مشاہدہ کیا ہے۔

اہل سنت و جماعت کے لوگ ننگے سر نماز پڑھنے کو خلاف سنت سمجھتے ہیں، اس لئے اس سے خود بھی پرہیز کرتے ہیں اور دوسروں کو بھی پرہیز کرنے کی تلقین کرتے ہیں۔ جو لوگ ننگے سر نماز پڑھنے کو اپنی عادت بناتے ہیں اور اس میں کچھ حرج نہیں سمجھتے انہیں اہل سنت و جماعت کے لوگ سمجھانے کی کوشش کرتے ہیں، اگر وہ نہیں مانتے اور اپنے اِس خلافِ سنت عمل ہی کو صحیح سمجھتے ہیں اور اِس پر کٹ حجتی کرتے ہیں تو اہل سنت اس کو برا سمجھتے ہیں ،لیکن وہابیہ اس کو شدت پسندی کہتے ہیں۔ کیا خلاف سنت عمل وہابیہ کے نزدیک برا نہیں اور کیا کوئی شخص خلاف سنت عمل کو ہی صحیح سمجھے اور اسی پر خود چلے اور دوسروں کو چلائے تو اسے برا سمجھنا اور اس پر ناراضگی کا اظہار کرنا شرعی اعتبار سے غلط ہے؟

ایک وہابی مولوی صاحب اپنی جماعت (لطف کی بات یہ ہے کہ انہوں نے اپنی جماعت کو اہل سنت سے خارج لکھا ہے۔12م) کا موقف بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

تیسرا مکتب فکر اہل الحدیث حضرات کا ہے، جن کے نزدیک ننگے سر نماز تو ہو جاتی ہے، خصوصاً جب یہ ضرورتاً بھی ہو۔ لیکن محض سستی ولا پرواہی کی بنا پر ننگے سر نماز پڑھنے کو

Click
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

فیشن ہی بنا لینا، اسے وہ بھی پسند نہیں کرتے۔ بلکہ احناف کی طرح اس صورت کو وہ بھی غیر مستحسن یا مکروہ وناپسندیدہ قرار دیتے ہیں۔(ٹوپی وپگڑی سے یا ننگے سر نماز ص19)

جب ننگے سر نماز پڑھنے کو احناف کی طرح اہل حدیث حضرات بھی ناپسند ومکروہ سمجھتے ہیں تو پھر اس مسئلے میں اہل سنت پر وہ گرجتے اور برستے کیوں ہیں؟ اہل حدیث نوجوانوں میں اس کا رواج دن بدن بڑھتا جا رہا ہے، وہابی علما انہیں اس سے روکتے کیوں نہیں؟ اگر اہل سنت کے لوگ انہیں روکتے ہیں تو اصلاح قبول کرنے کی بجائے وہ یہ کہتے ہیں کہ کیا اس سے نماز نہیں ہوتی؟ جب نماز ہو جاتی ہے تو پھر کیوں نہ پڑھیں؟ اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ وہابی مولوی انہیں اس کی چھوٹ دیتے ہیں، ورنہ وہ کج بحثی پر آمادہ نہ ہوتے۔

ممتاز اہل حدیث عالم مولانا سید محمد داود غزنوی کا ایک فتوی ہفت روزہ الاعتصام لاہور جلد ۱۱ شمارہ ۱۸ میں شائع ہوا ہے۔ اس میں وہ لکھتے ہیں: اگر فیشن کی وجہ سے ننگے سر نماز پڑھی تو نماز مکروہ ہوگی۔ اگر تعبد اور خضوع اور خشوع وعاجزی کے خیال سے [ننگے سر] پڑھی تو یہ نصاری کے ساتھ تشبہ ہوگا۔

سستی وکاہلی کی بنا پر ننگے سر نماز پڑھنا مکروہ ہے، اس سے تو ہمیں اتفاق ہے لیکن خشوع وخضوع کے طور پر پڑھنے میں نصاری کے ساتھ تشبہ ہے اس کے ثبوت پر مولانا غزنوی صاحب نے کوئی دلیل پیش نہیں کی، لہذا مولانا کا یہ اپنا ذاتی خیال ہے۔

اب ہم منکرین کے دلائل اور ان کے جوابات کو تفصیل سے ذکر کرتے ہیں:

منکرین کے شبہات اور ان کے جوابات:

شبہ نمبر ا: منکرین نے اپنے موقف کے ثبوت پر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی اس روایت کو پیش کیا ہے جس کو ابن منظور افریقی نے ذکر کیا ہے:

Click
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

وكان ربما نزع قلنسوته فجعلها سترة بين يديه. وهو يصلي۔

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھتے وقت کبھی کبھار اپنی ٹوپی کو اتار کر اپنے سامنے سترہ بنالیا۔ [مختصر تاریخ دمشق ۲۔ ۳۶۴]

شبہ کا جواب: تاریخ دمشق میں یہ روایت نہیں ملی، مختصر تاریخ دمشق میں ابن منظور نے اسے درج کیا ہے۔ ملا علی قاری، سیوطی، زبیدی وغیرہ نے اس کو ابن عساکر کے حوالے سے ذکر کیا ہے۔ سب نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے، لیکن کسی نے اس کی سند ذکر نہیں کی۔ اس حدیث کی نہ کوئی متابع روایت ہے اور نہ شاہد، بلکہ صحیح احادیث اس کے خلاف ہیں۔ صحیح احادیث سے ثابت ہے کہ حضور عمامہ یا ٹوپی کے ساتھ نماز ادا فرماتے تھے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی جانب منسوب یہ حدیث بے سند بھی ہے اور اس کا متن احادیث صحیحہ کے معارض بھی، لہذا اس حدیث سے یہ دلیل پکڑنا غلط ہے کہ حضور ﷺ ننگے سر نماز ادا فرماتے تھے لہذا بلا کراہت ننگے سر نماز پڑھنا جائز ہے۔

حدیث مذکور کے تعلق سے علما کی آرا ذکر کی جاتی ہیں:

ابن السبکی نے کہا: **لم أجد له إسناداً**۔ میں نے اس کی سند نہیں پائی۔

[تخریج احادیث احیاء علوم الدین ۳۔ ۱۴۵۲]

زین الدین ابن العراقی نے یہ حدیث اور ایک دوسری حدیث نقل کرنے کے بعد دونوں کے تعلق سے لکھا: **وإسنادهما ضَعِيف**۔ دونوں کی سند ضعیف ہے۔

[تخریج احادیث الاحیاء ۱۔ ۸۶۱]

مشہور اہل حدیث عالم شیخ ناصر الدین البانی لکھتے ہیں:

قلت: الحديث لا يصح الاستدلال به على الكشف لوجهين: الأول: أنه

Click
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حديث ضعيف۔ ويكفي للدلالة على ذلك تفرد ابن عساكر به وقد كشفت عن علته في "الضعيفة" 2538. الثاني: أنه لو صح فلا يدل على الكشف مطلقا فإن ظاهره أنه كان يفعل ذلك عند عدم تيسر ما يستتر به لأن اتخاذ السترة أهم للأحاديث الواردة فيها۔

ترجمہ: حدیث مذکور کو اس بات کی دلیل بنانا صحیح نہیں کہ ننگے سر نماز پڑھنا مکروہ نہیں۔ اس کی دو وجہیں ہیں۔ ایک یہ ہے کہ یہ حدیث ضعیف ہے۔ اس کے ضعیف ہونے کی یہی دلیل کافی ہے کہ اس کو ابن عساکر کے سوا کسی نے روایت نہیں کیا ہے۔ میں نے اس کی علت ضعف کو سلسلۃ الاحادیث الضعیفۃ ۲۵۳۸ میں واضح کر دیا ہے۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ اگر یہ حدیث صحیح ہو پھر بھی اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ ہمیشہ اور بلا ضرورت ننگے سر نماز پڑھنا بغیر کراہت کے جائز ہے۔ کیوں کہ اس حدیث سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ کبھی اگر سترہ کے لئے کوئی چیز دستیاب نہ ہوتی تھی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ٹوپی کو سامنے رکھ لیتے تھے۔ کیوں کہ سترہ بنانا زیادہ اہم ہے، اس لئے کہ اس تعلق سے احادیث وارد ہیں۔

[تمام المنۃ فی تعلیق فقہ السنۃ ا۔ ۱۶۴]

مشہور اہل حدیث عالم شیخ عبد الرحمن مبارک پوری لکھتے ہیں:

لَمْ أَقِفْ عَلَى إِسْنَادِ رِوَايَةِ ابْنِ عَبَّاسٍ هَذِهِ فَلَا أَدْرِي هَلْ هِيَ صَالِحَةٌ لِلِاحْتِجَاجِ أَمْ لَا

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت کی سند مجھے معلوم نہیں۔ لہذا پتہ نہیں یہ قابل احتجاج ہے بھی یا نہیں۔ [تحفۃ الاحوذی ۵۔ ۳۹۳]

حاصل کلام یہ ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث بے سند اور ضعیف ہونے کی وجہ سے مسند صحیح احادیث و آثار کے مقابلے میں قابل حجت نہیں، اور اگر اس کو صحیح مان بھی لیا جائے

Click
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تو بھی اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ بغیر کسی عذر کے سستی و کاہلی یا فیشن کے طور پر ننگے سر نماز پڑھنا بلا کراہت جائز ہے۔ حضور نے کبھی ایسا کیا ہوگا کہ کوئی مناسب چیز سترہ کے لئے نہیں ملی تو اس مقصد سے ٹوپی کو ہی سامنے رکھ دیا کہ کوئی گزرنے والا بے دھڑک سامنے سے نہ گزر جائے۔ جب گزرنے والا سامنے ٹوپی کو دیکھے گا تو سامنے سے نہ گزرے گا۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ ٹوپی سترہ بن سکتی ہے اور یہ نہیں کہ اب لوگ سر سے ٹوپی اتار کر اسی کو سترہ بنانے لگیں۔ کیوں کہ صحیح احادیث کے مطابق سترہ ایسی چیز ہونا چاہیے جس کی لمبائی موخرۃ الرحل (کجاوہ) کی لمبائی سے کم نہ ہو اور وہ کم از کم ایک گز ہے۔

شبہ نمبر:2 سنن ابوداؤد میں ہے:

حدثنا عبداللہ بن محمد الزھری حدثنا سفیان بن عیینۃ قال رایت شریکا صلیٰ بنا فی جنازۃ العصرَ فوضع قلنسوتہ بین یدیہ۔ یعنی فی فریضۃ حضرت۔

ترجمہ: ہم سے حدیث بیان کی عبداللہ بن محمد زہری نے، انہوں نے کہا ہم سے حدیث بیان کی سفیان بن عیینہ نے، انہوں نے کہا میں نے شریک کو دیکھا، انہوں نے عصر کے وقت ایک جنازے کی نماز پڑھائی تو اپنی ٹوپی کو اتار کر اپنے سامنے رکھا۔

(سنن ابی داؤد 451/1 باب الخط اذا لم یجد عصا)

شریک نے لوگوں کو نماز جنازہ پڑھائی تو ننگے سر۔ کیوں کہ انہوں نے اپنی ٹوپی کو اتار کر سامنے رکھ دی تھی۔ اس سے معلوم ہوا کہ ننگے سر نماز پڑھنا مکروہ نہیں۔

جواب: اپنی طرف سے کچھ کہنے سے بہتر یہ ہے کہ خود اہل حدیث وہابی عالم کی بات ہی اس شبہ کے جواب میں نقل کر دی جائے۔ جماعت اہل حدیث کے معتبر عالم مولانا اسماعیل سلفی صاحب نے اس دلیل کو متعدد وجوہ سے باطل قرار دیتے ہوئے یہ لکھا:

Click
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اولاً ۔ (یہ دلیل باطل ہے)اس لئے کہ یہ نہ تو مرفوع حدیث ہے کہ اس میں نبی اکرم ﷺ کا کوئی عمل بیان ہوا ہو، اور نہ ہی یہ کسی صحابی کا اثر ہے، بلکہ یہ صحابہ کے بعد والوں میں سے کسی کا اثر ہے۔

ثانیاً: یہ کہ یہ بھی معلوم نہیں کہ یہ شریک کون بزرگ ہیں، شریک بن عبداللہ بن ابی نمر تابعی ہیں یا کہ شریک بن عبداللہ تبع تابعی ہیں اور ان دونوں میں سے چاہے کوئی بھی کیوں نہ ہو دونوں میں ہی کم وبیش ضعف پایا جاتا ہے۔لہذا یہ اثر بھی ضعیف ہوا اور پھر یہ کہ یہ ان کا عمل ہے جو کسی طرح قابل حجت نہیں۔

ثالثاً: اس لئے بھی اس اثر کو دلیل نہیں بنایا جاسکتا کہ امام ابوداؤد نے اس اثر کو اپنی سنن کے "**باب الخط اذا لم یجد عصا**" کے تحت وارد کیا ہے کہ جب عصا نہ ہو تو سترہ کے لئے لکیر کھینچنے کا بیان۔امام صاحب (شریک 12م) کے انداز بیان سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہاں ضرورتاً سر ننگا رکھا گیا ہے کیوں کہ جب انہیں سترہ کے لئے کوئی چیز نہ ملی تو انہوں نے سترہ کا کام ٹوپی سے لے لیا۔ضرورت اور عذر سے سر ننگا رکھا جائے تو اس میں بحث نہیں۔ بحث اس میں ہے کہ فیشن اور عادت کے طور پر نماز میں سر ننگا رکھنا کہاں تک درست ہے؟ (بحوالہ ٹوپی یا پگڑی سے یا ننگے سر نماز ص29)

مولانا اسماعیل سلفی صاحب کی مذکورہ ساری باتوں سے احناف کو اتفاق نہیں احناف کے نزدیک نہ ٹوپی سترہ بن سکتی ہے اور نہ ہی کوئی خط (لکیر) کیوں کہ صحیح احادیث میں مُؤَخَّرَۃُ الرَّحْلِ (کجاوہ) جس کی لمبائی ایک گز سے کم نہیں ہوتی تھی، سے چھوٹی کسی چیز کو سترہ بنانے کا ذکر نہیں۔ یہاں پر مولانا اسماعیل سلفی کی بات کو اس لئے نقل کیا گیا ہے کہ انہوں نے بھی اثرِ مذکور کو بلا ضرورت ننگے سر نماز پڑھنے کی دلیل نہیں مانا ہے اور اثر مذکور سے

Click
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بلا کراہت ننگے سر نماز پڑھنے کے جواز پر استدلال کو باطل قرار دیا ہے۔لہذا ان ماڈرن اہل حدیث وہابی حضرات کو اہل سنت کے علماء کی نہ سہی اپنے ہی عالم کی بات مان لینی چاہیئے اور ننگے سر نماز پڑھنے کی عادت چھوڑ دینی چاہیئے۔

شبہ نمبر:3 ابن عدی نے الکامل میں یہ مرفوع حدیث ذکر کی ہے:

حدثنا الحسن بن سفیان حدثنا حمید بن قتیبة حدثنا ابو ایوب الدمشقی حدثنا بقیة حدثنا مبشر بن عبید عن الحکم بن عتیبة عن عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ عن علی بن ابی طالب عن رسول اللہ ﷺ قال: ائتوا المساجد حُسّرا و مقنعین فان العمائم تیجان المسلمین۔

ترجمہ: ہم سے حدیث بیان کی حسن بن سفیان نے، انہوں نے کہا ہم سے حدیث بیان کی حمید بن قتیبہ نے، انہوں نے کہا ہم سے حدیث بیان کی ابو ایوب دمشقی نے، انہوں نے کہا ہم سے حدیث بیان کی بقیہ نے، انہوں نے کہا ہم سے حدیث بیان کی مبشر بن عبید نے انہوں نے حکم بن عتیبہ سے، انہوں نے عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ سے، انہوں نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے، انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے۔ آپ نے فرمایا: تم مسجد میں آؤ ننگے سر اور سروں کو ڈھانپ کر، یقیناً عمامے مسلمانوں کے تاج ہیں۔(الکامل فی ضعفاء الرجال 164/8)

جواب: یہ حدیث قابل استدلال نہیں۔ اس کا راوی مبشر بن عبید الکوفی متوفی 170ھ مجروح ہے خود ابن عدی نے اس کو واہی قرار دیا ہے اور اس کی دس منکر احادیث ذکر کی ہیں جن میں سے یہ حدیث بھی ہے۔

☆ ذہبی لکھتے ہیں: و وھاہ ابن عدی و سرد له نحو عشرة احادیث مناکیر۔

Click
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ابن عدی نے مبشر کو واہی (سخت ضعیف) کہا۔اور ان کی دس منکر احادیث کو ذکر کیا ہے۔(تاریخ الاسلام 490/4)

☆ خود ابن عدی لکھتے ہیں:

سمعت ابراهيم بن دحيم يقول سمعت محمد بن عوف يقول سمعت احمدبن حنبل يقول مبشر بن عبيد كان بحمص واصله كوفي ارى روى عنه بقيةوابو المغيرة۔و احاديثه احاديث موضوعة كذب۔

ترجمہ: میں نے ابراہیم بن دحیم کو کہتے ہوئے سنا، انہوں نے کہا کہ میں نے محمد بن عوف کو کہتے ہوئے سنا، انہوں نے کہا کہ میں نے احمد بن حنبل کو فرماتے ہوئے سنا: مبشر بن عبید حمص میں مقیم تھے اور کوفی الاصل تھے۔میرا خیال ہے کہ ان سے بقیہ اور ابوالمغیر ہ نے روایت کی ہے۔ان کی احادیث موضوع، جھوٹ ہیں۔(الکامل فی الضعفاء 161/8)

☆ امام بخاری نے فرمایا: مبشر بن عبيد كان منكر الحديث۔مبشر بن عبید منکر الحدیث تھے۔(ایضا)

☆ ذہبی نے فرمایا کہ مبشر قراءت قرآن میں اشتغال رکھتے تھے اور ضبط حدیث سے غافل ہو گئے تھے۔(میزان الاعتدال 433/3)

☆ دارقطنی نے فرمایا: متروک۔(تاریخ الاسلام 490/4)

☆ ابن حبان نے کہا: روى عن الثقات الموضوعات لايحل كتب حديثه الا تعجبا۔ ترجمہ: مبشر بن عبید نے ثقہ راویوں سے موضوع روایات روایت کی ہیں۔ان کی حدیث کو لکھنا حلال نہیں مگر تعجب کے طور پر۔(اکمال تہذیب الکمال 62/11)

☆ ابوحاتم نے کہا: ضعیف الحدیث۔

Click
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

☆ جوزقانی نے کہا: متروک الحدیث۔

☆ ابو احمد الحاکم نے کہا: حدیثه لیس بقائم۔ ان کی حدیث درست نہیں۔

☆ یحییٰ بن معین نے ضعیف کہا۔ (اکمال تہذیب الکمال 63/11)

حاصل کلام یہ ہے کہ حدیث مذکور نا قابل استناد ہے، کیوں کہ وہ منکر بلکہ بعض ناقدین کے مطابق موضوع ہے۔ وہابی غیر مقلد عالم شیخ البانی نے فیض القدیر للمناوی کے حاشیہ میں اس کو موضوع لکھا ہے۔ لہذا اس سے یہ ثابت کرنا کہ ننگے سر نماز پڑھنا بلا کراہت جائز ہے، درست نہیں۔

ننگے سر نماز خلاف سنت۔ علماء اہل حدیث کے اقوال

معروف اہل حدیث عالم محب اللہ راشدی سندھی کا مضمون جس کو اہل حدیث کے ترجمان ہفت روزہ الاعتصام لاہور نے شائع کیا تھا پھر بعد میں اس کو رسالہ کی شکل میں شائع کیا گیا ہے۔ اس میں وہ لکھتے ہیں: احادیث کے تتبع (تلاش) سے معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت ﷺ اور صحابہ کرام سر پر یا تو عمامہ باندھے رہتے یا سر پر ٹوپیاں ہوتی تھیں۔ راقم الحروف کے علم کی حد تک سوائے حج وعمرہ کے کوئی ایسی صحیح حدیث دیکھنے میں نہیں آئی جس میں یہ ہو کہ آنحضرت ﷺ ننگے سر گھومتے پھرتے (چلتے پھرتے 12م) تھے یا کبھی سر مبارک پر عمامہ وغیرہ تھا، لیکن مسجد میں آ کر عمامہ اتار کر رکھ لیا اور ننگے سر نماز پڑھنی شروع کی کسی محترم دوست کی نظر میں ایسی کوئی حدیث ہو تو ضرور مستفید کیا جائے۔ (نماز میں سر ڈھانپنے کا مسئلہ 3،4)

شیخ بن باز کا فتویٰ

مشہور اہل حدیث عالم شیخ عبدالعزیز بن باز سے فتویٰ پوچھا گیا۔

Click
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

هل يجوز لى ان اخطب خطبة الجمعة واؤم المصلين وانا كاشف راسى بدون عمامة افتونى ماجورين۔

ترجمہ: کیا یہ جائز ہے کہ میں ننگے سر بغیر عمامہ کے جمعہ کا خطبہ دوں اور نمازیوں کی امامت کروں؟ فتویٰ سے نوازیں۔ اللہ آپ کو اجر دے گا۔

اس کا جواب دیتے ہوئے بن باز لکھتے ہیں:

العمامة مستحبة فهى من الزينة خذوا زينتكم عند كل مسجد وليست بشرط فلو صلىٰ بدون عمامة لايضر والمحرم يصلى بدون شيئ والمحرمون من الرجال كلهم يصلون بدون شئى علىٰ رؤوسهم، العمامة من الزينة فاذا صلىٰ وليس عليه عمامة او خطب وليس عليه عمامة خطبته صحيحة وصلاته صحيحة لكن الافضل مثل ماقال ربنا جل وعلا يابنى آدم خذو زينتكم عند كل مسجد۔

ترجمہ: عمامہ مستحب ہے۔ یہ زینت ہے اللہ کا فرمان ہے: ہر نماز کے وقت زینت اختیار کرو۔ عمامہ نماز کے لئے شرط نہیں۔ لہذا بغیر عمامہ کے نماز پڑھی تو ضرر نہیں (فاسد نہیں ہوگی)۔ احرام والا کھلے سر نماز پڑھے گا اور سارے احرام والے مرد ایسا ہی کریں گے۔ عمامہ زینت ہے۔ جب بغیر عمامہ کے نماز پڑھے یا خطبہ دے تو خطبہ صحیح اور نماز صحیح ہوگی لیکن افضل وہی ہے جو ہمارے رب جل وعلا کے ارشاد سے ثابت ہوتا ہے۔ (اے بنی آدم تم ہر نماز کے وقت زینت اختیار کرو)۔ (مجموع فتاویٰ بن باز 254/30)

شیخ عثیمین کے فتوے کا تنقیدی جائزہ

اہل حدیث وہابیوں کے معتبر مفتی شیخ صالح عثیمین سے سوال کیا گیا: هل يحق للامام ان يصلى بالناس وهو مكشوف الراس؟ ترجمہ: کیا امام کے لئے یہ درست ہے کہ

Click
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

لوگوں کو ننگے سر نماز پڑھائے؟ اس کے جواب میں لکھتے ہیں:

نعم یجوز للامام ان یصلی بالناس وھو مکشوف الراس لان ستر الراس لیس من شروط الصلاۃ لکن ینبغی اذا کان فی قوم من عادتھم ان یستروا الرؤوس باللباس ان یکون مستور الراس لقولہ تعالیٰ یا بنی آدم خذوا زینتکم عند کل مسجد و الزینۃ ھنا تشتمل کل ما یتزین بہ المرء من لباس الراس و لباس البدن و کذالک ایضا لو صلیٰ ماموما حاسر الراس او منفردا فانہ لا باس بہ۔

ترجمہ: ہاں! امام کے لئے جائز ہے کہ وہ لوگوں کو ننگے سر نماز پڑھائے، کیوں کہ سر کو چھپانا نماز کے شرائط میں سے نہیں۔ لیکن امام اگر ایسی قوم میں ہو جس کی عادت یہ ہو کہ اس کے افراد سر چھپانے کا لباس بھی استعمال کرتے ہوں تو امام سر کو چھپائے۔ کیوں کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے یا بنی آدم خذوا زینتکم عند کل مسجد ۔ ہر نماز کے وقت زینت اختیار کرو۔ یہاں پر زینت سر کے لباس اور بدن کے لباس دونوں کو شامل ہے۔ اسی طرح اگر مقتدی یا منفرد (تنہا شخص) ننگے سر نماز پڑھے تو کوئی حرج نہیں۔ (مجموعۃ فتاویٰ ابن عثیمین 451/17)

شیخ عثیمین جیسا اندازِ فتویٰ نگاری اختیار کرنے والے بعض علماء اہل حدیث کے فتووں سے ہی اہل حدیث نوجوانوں کو ننگے سر نماز پڑھنے کی ترغیب ملتی ہے۔ چناں چہ وہ ننگے سر نماز پڑھنے کی ایسی عادت بنا لیتے ہیں گویا ننگے سر نماز پڑھنا ہی سنت ہے۔ شیخ عثیمین نے اپنے فتویٰ میں یہ نہیں لکھا کہ جائز تو ہے لیکن مکروہ، خلاف ادب و خلاف سنت ہے، لہذا ننگے سر نہیں پڑھنا چاہئے۔ بلکہ جائز لکھا اور ساتھ ہی ساتھ یہ بھی لکھ دیا کہ لا باس بہ۔ اس میں کوئی حرج نہیں۔ جب شیخ عثیمین کے بقول اس میں کوئی قباحت نہیں تو اہل حدیث ماڈرن

Click
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

نوجوان وہی کر رہے ہیں۔

شیخ عثیمین نے یہ بھی لکھا کہ لیکن امام اگر ایسی قوم میں ہو کہ ان کی عادت، لباس سے سرڈھانپنا ہو تو امام سرڈھانپ کر نماز پڑھائے۔اس سے یہ لازم آتا ہے کہ اگر امام ایسے لوگوں میں ہو جو سرڈھانپنے کو زینت نہ سمجھتے ہوں بلکہ کھلا رکھنا ہی اُن کے نزدیک زینت ہو جیسا کہ ماڈرن نوجوان سمجھتے ہیں تو ایسے لوگوں میں امام کو ننگے سر نماز پڑھانا چاہیئے۔کیوں کہ وہاں سر کھلا رکھنا ہی زینت ہے۔نہ جانے یہ اجتہادی بات شیخ صاحب نے کہاں سے ڈھونڈھ نکالی ہے؟

شارع علیہ السلام اور آپ کے اصحاب نے نماز میں بلکہ عام حالات میں عمامہ وٹوپی کو مسلمانوں کے لئے زینت قرار دیا ہے تو بلا کسی تفریق کے مسلمانوں کے لئے یہ زینت ہے اسے اختیار کرنا چاہیئے۔خصوصا حالت نماز میں مسلمانوں کو زینت اختیار کرنے کی ترغیب دی گئی ہے تو عام حالات میں نہ سہی کم از کم حالت نماز میں مسلمانوں کو ٹوپی یا عمامہ پہننا چاہیئے۔یہی نبی کریم ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی سنت ہے۔خواہ امام ہو یا مقتدی یا منفرد۔

لیکن شیخ عثیمین صاحب نے یہ شوشہ کہاں سے نکالا کہ اگر امام ایسے لوگوں میں ہو کہ ٹوپی یا عمامہ سے سر کو ڈھانپنا ان کی عادت ہو تو امام کو سرڈھانپ کر نماز پڑھانا چاہیئے اور سر کو ڈھانپنا جن کی عادت نہ ہو ان کو ننگے سر نماز پڑھانا چاہیئے۔شیخ صاحب کے انداز سے تو یہ ظاہر ہو رہا ہے کہ اگر ان سے کوئی یہ سوال کرتا کہ میں بغیر کرتا کے صرف پاجامہ پہن کر نماز پڑھاؤں تو جائز ہے یا نہیں؟ تو شیخ صاحب کا جواب بھی شاید یوں ہوتا:

"ہاں جائز ہے۔کیوں کہ سر سے لے کر ناف تک چھپانا نماز کے شرائط میں سے نہیں۔

Click
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہاں امام اگر ایسے لوگوں میں ہو جن کی عادت یہ ہو کہ وہ سر اور کندھے سے لے کر ناف تک لباس سے چھپاتے ہیں تو امام کو کرتا پہن کر نماز پڑھانا چاہئے۔ اگر بغیر کرتا کے صرف پاجامہ پہن کر نماز پڑھے خواہ امام ہو یا مقتدی یا منفرد تو کوئی حرج نہیں"

اگر کسی کے سوال پر شیخ عثیمین صاحب کا یہ فتویٰ ہوتا تو شاید اہل حدیث کی مسجدوں میں ننگے سر نماز پڑھنے والے نمازیوں کے درمیان صرف پاجامہ یا ازار میں ملبوس دو چار دیہاتی اہل حدیث بھی نظر آنے لگتے اور دھیرے دھیرے ان کی تعداد بڑھتی جاتی۔ سچ ہے:

گر ہمیں مفتی ہمیں فتویٰ کار افتا تمام خواہد شد

شیخ البانی کا فتویٰ

ننگے سر نماز پڑھنے کی کراہت کے مسئلے میں اہل حدیث کے شیخ البانی، احناف کے موقف پر ہیں، اس لئے بعض علماء اہل حدیث نے انہیں بھی ہدف ملامت بنایا ہے۔ اس مسئلے میں شیخ البانی کا موقف شیخ عثیمین کے موقف سے الگ ہے۔

شیخ البانی لکھتے ہیں:

والذی اراہ فی ھذہ المسئلۃ ان الصلاۃ حاسر الراس مکروھۃ۔ ذالک انہ من المسلم بہ استحباب دخول المسلم فی الصلاۃ فی اکمل ھیئۃ اسلامیۃ للحدیث المتقدم فی الکتاب فان اللہ احق ان یتزین لہ ولیس من الھیئۃ الحسنۃ فی عرف السلف اعتیاد حسر الراس والسیر کذالک فی الطرقات والدخول کذالک فی اماکن العبادات بل ھذہ عادۃ اجنبیۃ تسربت الی کثیر من البلاد الاسلامیۃ حینما دخلھا الکفار وجلبوا الیھا عاداتھم الفاسدۃ فقلدھم المسلمون فیھا فاضاعوا بھا وبامثالھا من التقالید شخصیتھم الاسلامیۃ فھذا العرض

Click
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

الطاری لا یصلح ان یکون مسوغا لمخالفة العرف الاسلامی السابق ولا اتخاذه حجة لجواز الدخول فی الصلاة حاسر الراس۔

ترجمہ: اس مسئلے میں میری رائے یہ ہے کہ ننگے سر نماز پڑھنا مکروہ ہے۔ کیوں کہ یہ بات مسلم ہے کہ مسلمان سب سے کامل اسلامی ہیئت کے ساتھ نماز میں داخل ہو، یہ مستحب ہے اُس حدیث کی بنا پر جو کتاب میں پہلے گزری۔ یقیناً اللہ تعالیٰ سب سے زیادہ اس بات کا مستحق ہے کہ اس کے حضور زینت اختیار کی جائے اور اسلاف کے عرف میں ننگے سر رہنا اچھی حالت نہیں مانی جاتی۔ اسی طرح راستوں میں چلنا اور عبادت کی جگہوں میں ننگے سر داخل ہونا اچھا نہیں۔ بلکہ یہ اجنبی حالت بہت سے اسلامی ممالک میں اُس وقت داخل ہوئی جب کہ وہاں کافروں کی آمد ہوئی۔ وہ اپنی بُری عادتیں اسلامی ممالک میں کھینچ لائے اور مسلمان ان کے پیروکار ہو گئے۔ مسلمانوں نے ان کافروں کی عادتوں کی تقلید کر کے اپنے اسلامی تشخص کو ضائع و برباد کر دیا۔ تو بعد میں آنے والی یہ حالت اس قابل نہیں کہ اس کے مقابلے میں سابقہ اسلامی حالت کو چھوڑ دیا جائے۔ قطعاً اس کو ننگے سر نماز شروع کرنے کے جواز کی دلیل نہ بنایا جائے۔ (تمام المنہ فی التعلیق علی فقہ السنۃ 164/1)

قارئین کرام! ذرا توجہ سے دیکھیں، مشہور غیر مقلد اہل حدیث عالم شیخ ناصر الدین البانی صاحب یہ کہہ رہے ہیں کہ ننگے سر نماز پڑھنا مکروہ اور اسلامی ہیئت کے خلاف ہے۔ لیکن غیر مقلدین ہی کے مفتی شیخ عثیمین کہتے ہیں کہ ننگے سر نماز پڑھنا جائز ہے، اس میں کوئی حرج نہیں۔ غیر مقلدین ہی سے فیصلہ طلب کیا جائے کہ ان کے دونوں مستند عالموں میں سے کس کی بات درست ہے۔؟

Click
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ایک ضروری نصیحت

بعض علماء اہل حدیث کی تحریروں سے خصوصا ماڈرن نوجوانوں کو ننگے سر نماز پڑھنے کی شہ مل رہی ہے۔ علماء اہل حدیث اپنے وہابی مشن کی تبلیغ واشاعت کے لئے زیادہ تر انگریزی تعلیم یافتہ نوجوانوں کو منتخب کرتے ہیں لہذا وہ انہیں ان کی طبیعت اور پسند کے مطابق شرعی مسائل بتاتے ہیں۔ ماڈرن نوجوانوں کو شوٹ بوٹ، ٹائی میں ملبوس ہونا اور ننگے سر رہنا پسند ہے، اسی کو وہ زینت سمجھتے ہیں تو وہابی علماء انہیں یہ فتویٰ دیتے ہیں کہ اسی ہیئت میں نماز پڑھنا جائز ہے، اس میں کوئی حرج نہیں، جیسا کہ شیخ عثیمین کے فتوے سے ظاہر ہے۔

اس کا نتیجہ یہ ہو رہا ہے کہ اہل حدیث نوجوانوں کے بہکاوے میں آکر بعض ناواقف سنی نوجوان بھی ننگے سر نماز پڑھنا پسند کرتے ہیں اور مسجدوں میں ننگے سر نماز پڑھنے والوں کی تعداد بڑھتی جارہی ہے۔ ایسا محسوس ہو رہا ہے کہ یہی حال کچھ دنوں رہا تو اہل حدیث کی مسجدیں چرچ اور گرجا کا منظر پیش کرتی نظر آئیں گی۔ شاید اس خطرے کو محسوس کرتے ہوئے غیر مقلدین کے محدث شیخ البانی نے ننگے سر نماز پڑھنے کی کراہت کو بڑے سخت انداز میں بیان کیا ہے، جیسا کہ اوپر لکھا گیا۔ لیکن شیخ البانی کی جماعت ہی کے بعض شدت پسند علماء نے شیخ البانی کو بھی نہیں بخشا اور ان پر حنفی ہونے کا فتویٰ لگا دیا حالاں کہ حنفی ہونا اہل حدیث وہابی علماء کے یہاں مشرک ہونے کے مترادف ہے۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ۔

ایسے پرفتن حالات میں خصوصا نوجوانوں سے گزارش ہے کہ وہ اور اوقات میں نہ سہی کم از کم اوقات نماز میں پورے لباس میں مسجدوں میں آئیں اور ایسے لباس کے ساتھ نماز ادا کریں جس سے ان کی نمازیں مکروہ نہ ہوں۔ اگر شرٹ وپینٹ ہوں تو اتنے چست وتنگ

Click
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اور باریک نہ ہوں کہ جسم کے اعضا کے خط وخال صاف جھلکیں۔ بعض نوجوان ایسے شرٹ اور پینٹ استعمال کرتے ہیں کہ جب رکوع وسجدے میں جاتے ہیں تو کمر سے نیچے کا بعض حصہ جو سرین سے متصل ہوتا ہے، ظاہر ہوجاتا ہے۔ حالاں کہ ناف کے نیچے کا حصہ کمر، سرین کو چھپانا نماز صحیح ہونے کے لئے شرط ہے۔ بعض لوگ ٹخنوں سے نیچے لٹکنے والے پینٹ پہن کر نماز پڑھتے ہیں، حالاں کہ اس سے نماز مکروہ ہوتی ہے۔ بعض لوگ ٹخنوں سے نیچے والے حصے کو نماز پڑھتے وقت سمیٹ کر اوپر کر لیتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ اس سے کراہت ختم ہوگئی، حالاں کہ کپڑا موڑ کر نماز پڑھنا (کف ثوب فی الصلاۃ) بھی کراہت سے خالی نہیں۔

مسلمانوں کو یاد رکھنا چاہئے کہ اس قسم کے فیشن والے لباس در اصل فرنگیوں کی ایجاد ہے جس کا مقصد مسلمانوں کو ان کی اسلامی تہذیب ولباس سے دور کرنا اور ان کی عبادتوں کو ناقص و بے ثواب بنانا ہے۔

بعض نوجوان ایسے ٹی شرٹ پہنتے ہیں اور پہن کر نماز پڑھتے ہیں جن میں جاندار کی تصویر ہوتی ہے، بعض میں غیر جاندار کی لیکن یہود ونصاریٰ کے کلیسا وگرجا وغیرہ کی تصویر ہوتی ہے، بعض میں غیر مہذب جملے لکھے ہوتے ہیں اور نوجوان نادانی میں ایسے شرٹ پہن کر مسجدوں میں آتے ہیں اور اسی لباس میں نماز پڑھتے ہیں۔ اس سے مسلمانوں کو سخت پرہیز کرنے کی ضرورت ہے۔ اس طرح کا لباس پہن کر مسجد میں آنا ہی نہیں چاہئے چہ جائیکہ اس میں نماز ادا کی جائے۔

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: یابنی اٰدم خذوا زینتکم عند کل مسجد وکلوا واشربوا ولاتسرفوا انہ لایحب المسرفین۔ (الاعراف:31)

Click
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ترجمہ: اے بنی آدم ہر نماز کے وقت اپنی زینت اختیار کرو اور کھاؤ پیو اور اسراف نہ کرو یقینا وہ (اللہ) اسراف کرنے والوں کو پسند نہیں فرماتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ہر نماز کے وقت زینت اختیار کرنے کا حکم دیا ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول ہے کہ زینت سے مراد لباس ہے (الدرالمنثور 154/31)

امام طاؤس تابعی نے عمامہ کو زینت والے لباس میں شمار کیا ہے، اور ٹوپی اسی کے بدلے میں ہے۔ حضور ﷺ کے لباس میں یہ شامل تھی، لہذا ٹوپی بھی زینت والے لباس میں داخل ہے۔

ننگے سر نماز پڑھنا مذاہب اربعہ میں مکروہ ہے

احناف کا مذہب:

علامہ برہان الدین محمود بن احمد ابن مازہ بخاری حنفی متوفی 616ھ نے تحریر فرمایا:

لو صلیٰ مکشوف الراس و ھو یجد مایستر به الراس ان کان تھاونا بالصلاۃ یکرہ و للتضرع یستحب۔

ترجمہ: اگر سر چھپانے کا لباس ہو پھر بھی غفلت کی وجہ سے ننگے سے نماز پڑھے تو مکروہ ہے اور تضرع و عاجزی کے لئے ہو تو مستحب ہے۔ (المحیط البرہانی فی الفقہ النعمانی 310/5)

علامہ زین الدین ابن نجیم المصری المتوفی 970ھ نے لکھا:

و ان صلیٰ فی ازار واحد یجوز و یکرہ و کذا فی السراویل فقط لغیر عذر و کذا مکشوف الراس للتھاون و التکاسل لا للخشوع۔

ترجمہ: اگر ایک ازار میں نماز پڑھی تو ہو جائے گی مگر مکروہ ہوگی۔ اسی طرح بغیر عذر کے صرف پاجامہ میں نماز پڑھی تو مکروہ ہوگی اور اسی طرح سستی و کاہلی کی وجہ سے ننگے سر نماز پڑھی تو

Click
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مکروہ ہوگی۔(البحر الرائق 27/2)

اسی میں ذخیرہ کے حوالے سے ہے۔

التوشیح ان یکون الثوب طویلا یتوشح بہ فیجعل بعضہ علی راسہ و بعضہ علی منکبیہ و علیٰ کل موضع من بدنہ۔

ترجمہ: توشیح (جو حدیث میں ہے) کا مطلب یہ ہے کہ لمبے کپڑے کو اس طرح پہننا کہ اس کے بعض حصے کو سر پہ رکھے اور بعض حصے کو دونوں کندھوں پہ اور پورے بدن پہ رکھے۔(ایضا)

علامہ طحطاوی متوفی 1231ھ نے فرمایا:

ویکرہ وھو مکشوف الراس تکاسلا لترک الوقار۔ ننگے سر نماز پڑھنا مکروہ ہے۔کیوں کہ اس میں وقار کو ترک کرنا ہے۔(حاشیۃ الطحطاوی علی مرقی الفلاح 359/1)

مالکیہ کا مذہب

مالکیہ کے نزدیک بھی ٹوپی یا عمامہ کے ساتھ نماز پڑھنا مسنون ہے اور ننگے سر پڑھنا مکروہ ہے۔ابوالولید محمد بن رشد مالکی متوفی 520ھ نماز میں عمامہ یا ٹوپی کے استحباب کو بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

والمصلی یناجی ربہ ویقف بین یدی خالقہ وھو احق ان تزین لہ وقد رای عبداللہ بن عمر مولاہ یصلی بغیر رداء فقال لہ اراءیت لو کنت مرسلک الی السوق اھکذا کنت تمضی؟قال لا:قال:فاللہ احق من تجمل لہ۔

ترجمہ: نمازی اپنے رب سے ہم کلام ہوتا ہے اور اپنے خالق کے سامنے کھڑا ہوتا ہے لہذا وہ اس بات کا زیادہ حق دار ہے کہ تم اس کے سامنے زینت اختیار کرو۔حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے خادم کو دیکھا وہ بغیر چادر کے نماز پڑھ رہا تھا تو آپ نے اس

Click
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

سے فرمایا: تیرا کیا خیال ہے اگر میں تجھے بازار بھیجتا تو کیا اسی حالت میں چلا جاتا؟ اس نے کہا: نہیں۔ آپ نے فرمایا: اللہ اس آدمی سے زیادہ حق دار ہے جس کے لئے تم جمال اختیار کرتے ہو۔ (البیان والتحصیل 19/17)

علامہ قرافی مالکی لکھتے ہیں:

قال فی الکتاب احب الیّ ان یرفع کور العمامۃ یمس الارض ببعض جبھتہ۔

ترجمہ: کتاب (المدونہ) میں فرمایا: میرے نزدیک پسندیدہ یہ ہے کہ مصلی عمامہ کے کنارے کو پیشانی سے ہٹائے تاکہ سجدے میں پیشانی کا بعض حصہ زمین پہ لگے۔ (الذخیرۃ 196/2)

شوافع کا مذہب

شوافع کا مذہب بھی یہی ہے کہ بلا عذر ننگے سر نماز پڑھنا خلاف سنت ومکروہ ہے۔ ٹوپی یا عمامہ کے ساتھ پڑھنا افضل ہے۔

علامہ شمس الدین محمد بن احمد خطیب شافعی متوفی 977ھ لکھتے ہیں:

ویُسن للرجل ان یلبس للصلاۃ احسن ثیابہ ویتقمص ویتعمم ویتطیلس ویرتدی ویتزر او یتسرول۔

ترجمہ: مرد کے لئے مسنون ہے کہ نماز کے لئے اپنے خوبصورت کپڑے پہنے۔ قمیص، عمامہ، ٹوپی یا چادر ازار یا پاجامہ پہنے۔ (مغنی المحتاج الی معرفۃ معانی الفاظ المنھاج 400/1)

علامہ دمیاطی شافعی لکھتے ہیں:

ای ویحافظ علی مایتجمل بہ عادۃ ولو اکثر من اثنین۔

ترجمہ: یعنی عادۃ جس لباس سے جمال اختیار کیا جاتا ہے اس کو پابندی سے نماز میں پہنے۔

Click
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اگرچہ دو سے زائد ہوں۔(اعانۃ الطالبین 135/1)

حنابلہ کا مذہب

فقہ حنبلی کی معتبر کتاب العدۃ شرح العمدۃ کے محشی شیخ اسامہ علی محمد سلیمان لکھتے ہیں:

قال ابن عمر غطاء الراس فی الصلاۃ من زینھا ۔ قال احد السلف لآخر اتحب ان یراک الناس مکشوف الراس قال: لا۔ فقال: ربک احق ان تتزین لہ۔

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا قول ہے کہ نماز میں سر کو ڈھانپنا اس کی زینت میں سے ہے۔ اسلاف میں سے کسی نے دوسرے سے کہا: کیا تم پسند کرتے ہو کہ لوگ تم کو ننگے سر دیکھیں تو انہوں نے جواب دیا نہیں۔ تو انہوں نے فرمایا: تمہارا رب اس بات کا زیادہ حق دار ہے کہ تم اس کے سامنے زینت اختیار کرو۔(التعلیق علی العدۃ شرح العمدۃ 12/50)

تمت بالخیر

Click
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ماخذ و مراجع

اسماء کتب	مصنف	وفات	مطبع	سن طباعت
القرآن الکریم				
اسد الغابۃ	علی بن محمد ابن الاثیر	630ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت	1994ء
الاوسط فی السنن والاجماع	ابوبکر محمد بن المنذر	389ھ	دار طیبۃ الریاض	1985ء
اکمال تہذیب الکمال	مغلطائی بن قلیج	762ھ	الفاروق الحدیثۃ	2001ء
اعانۃ الطالبین	ابوبکر دمیاطی	1310ھ	دار الفکر، بیروت	1997ء
ارشیف ملتقی اہل الحدیث				
البحر الرائق	زین الدین ابن نجیم	970ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت	1997ء
البیان والتحصیل	محمد بن رشد قرطبی	520ھ	دار الغرب الاسلامی بیروت	1988ء
تفسیر البغوی	حسین بن مسعود بغوی	510ھ	دار احیاء التراث العربی بیروت	1420ھ
تفسیر الرازی	فخر الدین رازی	606ھ	دار احیاء التراث العربی بیروت	1420ھ
تخریج احادیث احیاء علوم الدین	العراقی، ابن السبکی		دار العاصمۃ للنشر، ریاض	1987ء
تمام المنۃ فی تعلیق علی فقہ السنۃ	محمد ناصر الدین البانی	1420ھ	المکتبۃ الاسلامیۃ۔ ریاض	1409ھ
تحفۃ الاحوذی	عبد الرحمٰن مبارکپوری	1353ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت	
تاریخ الاسلام	شمس الدین ذہبی	744ھ	دار الکتاب العربی، بیروت	1987ء
التعلیق علی العدۃ شرح العمدۃ	اسامہ علی محمد سلیمان			
حلیۃ الاولیاء	ابونعیم اصفہانی	430ھ	دار الکتاب العربی، بیروت	1998ء
حاشیۃ الطحطاوی علی مراقی الفلاح	احمد بن محمد طحطاوی	1231ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت	1997ء
درر الحکام شرح غرر الاحکام	محمد بن قرامرز ملا خسرو	885ھ	دار احیاء الکتب العربیۃ	
الدر المنثور	جلال الدین سیوطی	911ھ	دار الفکر، بیروت	1993ء
الذخیرۃ	احمد بن ادریس قرافی	684ھ	دار الغرب الاسلامی، بیروت	1994ء
سنن الترمذی	محمد بن عیسیٰ ترمذی	279ھ	دار احیاء التراث العربی بیروت	

Click
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

السنن الکبریٰ	احمد بن حسن بیہقی خراسانی	458ھ	دار الکتب العلمیہ، بیروت	
سنن ابی داوٗد	سلیمان بن اشعث سجستانی	275ھ	دار الفکر، بیروت	
صحیح البخاری	محمد بن اسماعیل بخاری	256ھ	دار طوق النجاۃ	1422ھ
العنایہ شرح الھدایہ	محمد بن شمس الدین بابرتی	786ھ	دار الفکر، بیروت	
الکامل فی ضعفاء الرجال	ابواحمد بن عدی جرجانی	365ھ	الکتب العلمیہ، بیروت	1997ء
مرقاۃ المفاتیح	علی بن محمد القاری	1014ھ	دار الفکر، بیروت	2002ء
المعجم الکبیر	سلیمان بن احمد طبرانی	360ھ	مکتبۃ العلوم والحکم، موصل	1983ء
مصنف عبد الرزاق	عبد الرزاق صنعانی		المجلس العلمی، ھند	1403ھ
مصنف ابن ابی شیبہ	عبد اللہ ابوبکر ابن ابی شیبہ	235ھ	دار الفکر، بیروت	
المحیط البرہانی	محمود ابن مازہ	616ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت	2004ء
مختصر تاریخ دمشق	محمد بن منظور افریقی	711ھ	دار الفکر، دمشق	1984ء
میزان الاعتدال	شمس الدین ذہبی	744ھ	دار المعرفۃ، بیروت	1936ء
مجموع فتاویٰ بن باز	عبد العزیز بن باز	1420 ھ	الریاسۃ العامہ للبحوث	
مجموعۃ فتاویٰ بن عثیمین	صالح بن عثیمین			
مغنی المحتاج	شمس الدین خطیب	977 ھ	مصطفی البابی	1985ء
نماز میں سر ڈھانپنے کا مسئلہ	محب اللہ راشدی پاکستان		ناصر خان	
ٹوپی یا پگڑی یا ننگے سر نماز	محمد منیر قمر نواب الدین		توحید پبلیکیشنز جدید بنگلور	

Click
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari